Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامۂ اردو

ریویو آف ریلیجنز
(قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

علی محمدؐ اجمیری

بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء

ماہِ شہادت ۱۳۲۱ہش

جلد ۴۱ عدد ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ۱۹۰۲ء

میں حسب ذیل مقاصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا:۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرون ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس ۳۰ روپے	اٹھتّر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دوسو ستّر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اردو)

یعنی

دُنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۱ | ماہِ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہِ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء | عدد ۴

فہرست مضامین

اداریہ	صـ ۲	ایڈیٹر
مذہب کا مغز۔ دُعا	صـ ۱۳	"حقانی" ایم۔اے۔
اسلامی کلچر کی رُوح	صـ ۲۷	خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ر۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آسام
واقعاتِ عالم پر ایک نظر	صـ ۳۳	"مُبصّر"
سِکھّوں اور مسلمانوں کے تعلّقات	صـ ۳۸	جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلّغ سلسلہ احمدیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کسی اعتبار سے بھی آپ کے لئے باعثِ فخر نہیں ہیں، تو یہ بالکل مناسب اور برمحل تھا۔

معلوم ہوتا ہے، کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی کتاب پر ہمارا تبصرہ پڑھکر بالکل آپے سے باہر ہو گئے۔ چنانچہ اس کے جواب میں آپ نے جو مضمون لکھا ہے، وہ شروع سے آخر تک آپ کی بوکھلاہٹ کو ظاہر کر رہا ہے۔ آپ کے ابتدائی الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"قادیان سے ہمیں کسی خیر کی امید نہ کبھی ہوئی ہے، اور نہ ہے" اس لئے بعد تجربہ ہم نے ان کو بغرض ریویو اپنی کتاب کا بھیجنا بند کر رکھا ہے۔"

ہم حیران ہیں، کہ مولوی صاحب نے ہمیں یہ کتاب تبصرہ کے لئے بھیجی تھی، تو انہیں ہمارے متعلق کیا امید تھی، جسے پوری نہ ہوتے دیکھکر آپ نے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کیا وہ اس کے دیباچہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر بیجا حملہ کر کے یہ توقع رکھتے تھے، کہ ہم اس حملہ کا جواب نہ دینگے؟ یا یہ کہ ہم ایک دیانتدار مبصر کی طرح اس کی خوبیوں کے ساتھ اس کی خامیوں کا اظہار نہ کریں گے؟ اگر انہوں نے ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کی بھی ہم سے توقع رکھی، تو یہ ان کی سادہ لوحی کی علامت ہے۔ یہ ناممکن تھا، کہ ہم ایک ایسی کتاب پر تبصرہ کریں، جس کی ابتداء ہی حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ سے ہوئی ہو۔ (اور حملہ بھی بالکل بے موقعہ) اور اپنے تبصرہ کے دوران میں اس حملہ کا جواب نہ دیں۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن تھا، کہ ہم دیانتداری سے ایک مبصر کے فرائض سرانجام نہ دیتے۔ اگر ہمارے اس طرزِ عمل سے مولوی صاحب کو مایوسی ہوئی ہے، تو ہم افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں، کہ ہم ان کو ان کی اس مایوسی سے بچانے کے قابل نہ تھے۔ تاہم ہمیں ان کی اس مایوسی پر ان سے ہمدردی ضرور ہے۔

آپ نے کھسیانہ ہو کر اس مضمون میں ایک بڑ ہانکی ہے، جو آپ کی اس اندرونی کیفیت کی غمازی کر رہی ہے، جو ہمارا تبصرہ پڑھنے کے بعد آپ کی ہوئی۔ فرماتے ہیں:۔

"میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں، اور اس کو ثابت کرنے کو تیار ہوں، کہ مرزا صاحب قطع نظر اپنے عقائد و دعاوی کے بحیثیت فن تصنیف ایک قابل مصنف بھی نہ تھے۔ قادیانی اور لاہوری مرزا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے موضوعات پر تو آپ لوگوں نے بہت سے مباحثے کئے ہیں، اس خاص موضوع پر بھی طبع آزمائی کر لو۔ کہ مرزا صاحب ایک قابل مصنّف بھی تھے یا نہیں؟"

ہمیں مولوی صاحب کے یہ الفاظ پڑھکر "کھسیانی بلّی کھمبا نوچے" کی مشہور مثل یاد آگئی۔ جو مولوی صاحب پر حرف بحرف صادق آرہی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔ مولوی صاحب کی کتاب پر ہمارے تبصرہ نے کس طرح ان کو غیظ و غضب کی بھڑکتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا ہے۔ اور وہ غصہ میں اپنے ہوش و حواس بھی کھو بیٹھے ہیں۔ مجنون کی بڑ مشہور ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب پر غصہ کا جو جنون سوار ہوا ہے، وہ تمام جنونوں سے بڑھ گیا ہے، اور اس لئے ان کی بڑ بھی تمام مجنونوں کی بڑے بازی لے گئی ہے ؎

یک رہا ہوں جنون میں کیا کچھ ؛ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اس خاص موضوع پر اخبار "الفضل" میں کافی لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے ہم فی الحال اس پر کچھ زیادہ عرض کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں مولوی صاحب نے جو چیلنج مناظرہ کا دیا ہے، اس کے متعلق صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں، کہ اب ہمارے تبصرہ کو پڑھے ہوئے کافی عرصہ گذر چکا ہے، اور ہم سمجھتے ہیں، ان کا غصہ فرو ہو چکا ہوگا، یا بہت حد تک کم ہو گیا ہوگا۔ اس لئے اگر اب بھی بقائمی ہوش و حواس وہ اپنے اس چیلنج پر قائم ہیں، تو ہم ان کی آخری عمر کی یہ تمنّا بھی پوری کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں، کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کا کوئی پہلو ایسا نہ رہے، جس میں آپ نے اپنا حوصلہ نہ نکالا ہو۔ تا دم واپسین آپ یہ نہ کہہ سکیں، کہ مخالفت کی اس جہت میں میرے ارمان پورے نہیں ہوئے۔ ہم مولوی صاحب کی طرف سے اس چیلنج کی توثیق کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد اس پر مزید کلام ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ہمارے معاونین اس ماہ مندرجہ ذیل احباب اور بزرگوں نے رسالہ "ریویو" کی امداد فرمائی:۔

جناب شیخ محمود الحسن صاحب نے پچاس روپے اور ایم ضیاء اللہ صاحب لکھنؤ نے آٹھ روپے بطور امداد ارسال فرمائے۔ مرزا عبد المجید صاحب پشاور نے اپنے عہدہ کی ترقی کی خوشی میں دو ۲ پرچے اپنی طرف سے جاری کرائے۔ محترم شیخ مظفر الدین صاحب پشاور نے ایک پرچہ پہلے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خرچ پر جاری کرایا ہوا ہے۔ اب آپ نے ایک اور پرچہ جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخاں نے دو اور نئے خریدار عطا فرمائے۔ مرزا عبدالحفیظ صاحب پشاور اور ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیر نے ایک ایک نیا خریدار عطا فرمایا۔ ایم محمد علی صاحب اتور (بنگال) نے بھی دو نئے خریدار عطا فرمائے۔ جناب مرزا محمد خواص خانصاحب پشاور نے ایک سکھ دوست کو رسالہ کا سرپرست بنایا۔ اور بعض دیگر اصحاب کو بھی تحریک کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان سب دوستوں اور بزرگوں کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے اور دین و دنیا کے حسنات سے مالا مال کرے۔ آمین۔

یہ سطور لکھی جا چکی تھیں، کہ ہمارے دیرینہ کرم فرما جناب صوفی غلام محمد صاحب (ٹانک) کی طرف سے دس روپے بطور عطیہ موصول ہوئے۔ یہ دوست "ریویو" کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ اس سے قبل بھی آپ کئی مرتبہ امدادی رقوم بھجوا چکے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

کاغذ کے متعلق پہلے تو یہ مشکل تھی کہ کاغذ فروشوں نے قیمت حد سے زیادہ کر دی تھی۔ مگر اب جب سے گورنمنٹ نے کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کیا ہے، اور ہر قسم کے کاغذ کی قیمت مقرر کر دی ہے، تو یہ دقت پیش آرہی ہے، کہ دوکاندار اوّل تو کاغذ مہیا کرنے سے صاف انکار کر دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کاغذ نہیں۔ لیکن جب اصرار سے مطالبہ کیا جاتا ہے اور پرانی گاہکی کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے تو بمشکل تھوڑا سا کاغذ دینے پر رضامند ہوتے ہیں اور اس کیلئے بھی قیمت بہت زیادہ مانگتے ہیں۔ اور رسید پھر بھی نہیں دیتے۔ یہ وہ مشکلات ہیں جن سے ہم دوچار ہو رہے ہیں۔ اور دن بدن ان میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کمی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ایسی حالت میں ہم احباب سے درخواست کرتے ہیں، کہ وہ ہمارے ساتھ اس قومی مجاہد رسالہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے میں ہر قسم کی امداد دیکر تعاون فرمائیں۔ تا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ مقدس یادگار باعزت طور پر زندہ اور قائم رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کا مغز ——— دُعا

(از جناب حقّانی ایم-اے)

مذہب کا ایک Subjective (نفسی-داخلی) پہلو ہے، اور دوسرا objective (خارجی-معروضی)۔ مجھے اس وقت ان دونوں پہلوؤں کا مکمل تجزیہ منظور نہیں۔ صرف ان ہر دو پہلوؤں کے ایک ایک عنصر کو بیان کرنا مقصود ہے۔

نفسی یا داخلی پہلو سے جو جذبہ نمایاں طور پر کار فرما نظر آتا ہے، وہ نیکی بدی کا احساس، معانیٔ حیات، قدورِ زندگی (Values of life) کا ادراک، اور مقصدِ حیات کے حصول کے وقت پیش آنے والی مشکلات میں احساس بے چارگی اور مضطربانہ پکار ہے۔ خارجی پہلو سے جو چیز اپنی اہمیت کے لحاظ سے اوّلین مقام رکھتی ہے، وہ اجتماعی نظام ہے۔

کائنات کی لاانتہا وسعتوں اور اسباب وعلل کے بے پناہ سیلاب میں انسان کا ننھا سا دل تڑپتا ہے۔ وہ حسین کائنات، تحیّر خیز نظامِ عالم، نیلگوں آسمان پر جگمگاتے ہوئے تاروں، اور اپنے نفس کی اتھاہ گہرائیوں میں معنیٔ حیات کو محسوس کرکے بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔ اے ہمارے رب! تو نے اسے باطل پیدا نہیں کیا۔

انسانی فطرت اس کارخانۂ عالم اور اس کے اندر انسانی زندگی کو بیکار، لایعنی اور بے مقصود ماننے کے لئے تیار نہیں۔ سائنس اپنی تمام کرشمہ سازیوں اور میکانکی چکی کی بے پناہ گردشوں کے باوجود انسانی فطرت کو نہ اپنی اصل سے منحرف کرسکتی ہے، اور نہ اس کے جوہر کو مفقود[1]۔ انسان فطرتًا اور

[1]:- قرآن حکیم میں حق تعالیٰ فرماتا ہے:- اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران-ع۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبلی طور پر اپنی زندگی کو بامقصد سمجھتا ہے۔ مقصودِ حیات کا وجدانی احساس اسے بے قرارِ عمل رکھتا ہے۔ اس کی فطرت میں نیک و بد کی تمیز ودیعت کی گئی ہے۔ اور الٰہی کشش اسے ظلمات سے نور کی طرف کھینچے لئے جارہی ہے۔ وہ احسن تقویم میں پیدا کیا گیا ہے (لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ) اور ایک ایسے بلند مگر پُرخطر مقام پر کھڑا کیا گیا ہے، کہ اگر وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے۔ اور لا انتہا بلندیوں کی طرف بڑھتا نہ چلا جائے، تو ایک لحظہ کی غفلت اور ایک قدم کی لغزش اسے اتھاہ گہرائیوں میں جا پھینکتی ہے۔ جہاں تاریکیاں ہیں اور ظلمات، نہ سورج کی روشنی کا گذر، نہ چاند کی ضیا پاشیاں، نہ افلاک سے پانی برستا ہے، نہ زمین سے چشمے اُبلتے ہیں۔ تاریک وادیاں ہیں بے آب وگیاہ۔ اُبھرے ہوئے نوکیلے پتھر ہیں۔ اور ویران گھاٹیوں میں گھبرائی ہوئی ہواؤں کا ہیبت ناک شور۔

بقیہ حاشیہ صلا :- اور پھر "دین" کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (الروم - ع۴) یعنی قائم رکھو اپنی توجہ کو عبادت کے لئے مخلص ہو کر اللہ کی فطرت کے مطابق جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا۔ خدا کی پیدائش کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ یہ درست دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اسی کی طرف جھکنے والے ہو جاؤ۔ اور اس سے تقوےٰ اختیار کرو۔ اور نماز قائم رکھو، اور مشرکوں میں سے مت بنو۔ ان میں سے جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا۔ اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ اس پر جو ان کے پاس ہے خوش ہے۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا۔ کیا تم نے کبھی سورج کی ٹکیہ کو شرقی اُفق سے اُبھرتے نہیں دیکھا۔کس طرح اس کی ضیاپاشیاں اُفقِ اعلیٰ کو منور کرتی ہیں اور پھر زمین کے بلند مقامات سے ہوتی ہوئی پستیوں میں اُترتی ہیں۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو خود تو اس کی ضیا میں نظر آجاتی ہیں مگر اس کے نور کے انعکاس کا مادہ نہیں رکھتیں۔پس جب سُورج اُفقِ غربی سے نیچے ڈھلکتا ہے،تو ان کو رات کی تاریکی ڈھانپ لیتی ہے مگر وہ دیکھو! قمر،کیسی ٹھنڈی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴ :۔ اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے ،پھر جب وہ ان کو اپنے حضور سے رحمت (آرام) چکھاتا ہے،تو ناگہاں ایک فریق ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگ جاتا ہے۔

ان آیات میں حق سبحانہٗ نے اسلام ہی کو اپنے نزدیک "دِیْن" قرار دیا۔ اور پھر دین کو "فطرت" قرار دیا ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔اور فطرت بھی کیسی؟جس میں تبدیلی ممکن نہیں۔بھلا خدا کی خلقت کو کون تبدیل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ قدسی كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دین فطرت ہے۔پھر اس کی علامت کیا ہے؟ رجوع الی اللہ۔ مصیبت کے وقت اسے پکارنا۔یہ تو ہوا نفسی پہلو۔خارج میں اس کی شکل کیا ہے؟ اَلصَّلٰوۃ۔ نماز کیا ہے؟ ایک امام کی اقتداء میں جماعت۔ اور جو اس سے باہر ہیں وُہ، وہ لوگ ہیں،جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈال دیا۔فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے۔خدا سے ان کا تعلق کٹ گیا۔اور وہ ہوا و ہوس کے پیچھے پڑ گئے۔اور جو کچھ ان کے پاس ہے اسی میں مگن اور خوش ہیں۔اور خدا کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔وہ دنیاوی مال و متاع کو اپنی فکر اور قوتِ بازو کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔وہ خوش ہوتے رہیں اور اس سے فائدہ بھی اٹھائیں مگر عنقریب وہ جان لیں گے کہ حقیقت حال کیا ہے۔

پس دین اٹل اور غیر مبدّل فطرت ہے۔جب یہ اپنی پاکیزہ صورت میں ہو،اور اس پر گرد و غبار کی تہیں نہ جمی ہوں،تو وہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) کے جواب میں بَلٰی (ہاں) پکارتی ہے۔اور نیکی بدی کا احساس رکھتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خوشگوار نور کی بارش لئے آرہا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز کو تورات کی بے پناہ ظلمتوں نے اپنی آغوش میں لے لیا۔ لیکن چاند اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ تاروں کی محفل میں براجمان ہے۔ خود بھی روشن ہے۔ اور آسمان میں بھی نور کا ہالہ۔ فرش خاکی پر چاندنی بچھی ہے۔ اور چکور زمین کی پستیوں سے افلاک کی بلندیوں کی طرف پرواز میں کوشاں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ چاند کی سطح سورج کی ضیا پاشیوں کے انعکاس کی قابلیت رکھتی ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵ ؎۔ زمانۂ حال کے فلاسفروں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے، کہ "دین" انسانی فطرت میں داخل ہے۔

The desire exists to assert one's will, while there are a thousand hindrances and obstacles that can not be over-come by natural efficiency; the ardent desire also exists to foresee the future, which lies concealed from mortals in impenetrable darkness.
(Paulsen)

انسان کے دل میں یہ تمنا موجود ہے، کہ وہ اپنی مرضی پوری کرے۔ لیکن اس کے راستے میں ہزارہا روکاوٹیں اور مشکلات ہیں، جن پر اس کی طبعی قابلیتیں غالب نہیں آسکتیں۔ اس کے دل میں یہ خواہش چٹکیاں لیتی ہے، کہ وہ آئندہ کی خبر معلوم کرے، اور اس مستقبل کو جان لے جو فانی انسان کی نگاہوں سے ناقابلِ گذر تاریکیوں میں پوشیدہ ہے۔

سپینوزا (*Spinoza*) نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ وہ بھی دین کی بنیاد اس فطری خاصہ پر رکھتا ہے، کہ اگر انسان اپنے ارادوں سے کامیاب ہوسکتا۔ یا قسمت اس کی ہمیشہ یاوری کرتی، تو وہ مافوق الفطرت طاقتوں پر کبھی ایمان نہ لے آتا۔ وہ ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اسے اپنی بیچارگی کا احساس ہے، اور بیم و رجا میں پڑا بھٹکتا ہے۔ ان حکماء کے خیالات سے عَرَفْتُ رَبِّيْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ہ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا۔ کیا تم نے آسمان کی نیلگوں وسعتوں اور پاؤں کے نیچے فرشِ خاکی پر کبھی نظرِ غائر ڈالی ہے۔ دن کو ضیائے شمسی، رات کو نورِ قمری اور تاروں کی جھلملاہٹ تمہارے سفرِ حیات کی راہوں کو روشن رکھتے ہیں۔ اور منزلِ مقصود کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ آسمان پر گھر کے آنیوالے بادل، بجلی کی چمک، اور صاعقہ کی گرج کے درمیان برسنے والی بوندیں کس طرح تمہاری خشک کھیتیوں کو سرسبز کردیتی ہیں۔ سورج کی تپش، اور چاند کی ٹھنڈی روشنی کس طرح لذیذ پھل اور قوت بخش اناج پکا کر تمہارے لئے خوانِ نعمت چن دیتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶ :۔ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ (میں نے اپنے رب کا عرفان ارادے فسخ کرنے کے ساتھ حاصل کیا) اور حدیث قدسی اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ (ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے) کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔

پھر پاؤلسن (Paulsen) نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے، کہ انسان صرف سر ہی نہیں رکھتا، بلکہ دل بھی رکھتا ہے۔ اس لئے وہ لازمی طور پر حقیقت کے عناصر میں سے چنتا اور ان کی قدر و قیمت مقرر کرتا ہے .... وہ اپنی زندگی کا مقصد محسوس کرتا ہے اور کائنات کو بے معنی نہیں سمجھتا۔ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ انسان کی تمام زندگی غایاتی عمل ہے۔ اسی طرح تمام کائنات کے متعلق تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ مقصد لئے ہوئے ہے۔

بیئر (V. Baer) لکھتا ہے "یہ حیوانات کی دنیا، عالمِ نباتات کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور عالمِ نباتات وجود میں نہیں آسکتا۔ جب تک کہ زمین کا پتھریلا خول ٹوٹ کر نرم مٹی کی شکل نہ اختیار کرے۔ اور یہ امر طبعی اور کیمیاوی اثرات کے بغیر ناممکن ہے۔ اور پھر اس زمین کو وقتاً فوقتاً پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہے۔ اور بارش ہو نہیں سکتی۔ جب تک کہ ہوا پانی کو پہلے جذب نہ کرے اور پھر وہ اسے اتنی بلندیوں پر نہ لے جائے، جہاں درجۂ حرارت کی تبدیلی کے باعث عملِ تکاثف ہو اور بخارات بوندوں کی شکل میں برس پڑیں۔ لیکن بخارات اٹھ نہیں سکتے جب تک کہ سورج کی کرنیں زمین کو گرمائیں نہیں۔ پس گھاس کا ایک چھوٹا سا تنکا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ه فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ه قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا۔ اور پھر کبھی تم نے اپنے نفس پر بھی غور وفکر کیا ہے۔ کیسے اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ کیسا ہی مکمل اور لا انتہا استعدادوں کا مالک ہے۔ کیا تم نے کبھی نفس کی گہرائیوں میں اُتر جانے کی کوشش کی ہے۔ کیا تم نے اس کے اندر ایک درد، ایک کشش، ایک بے تابی کبھی محسوس نہیں کی۔ کیا تم نے اس کی فطرت کے اندر اپنے "فاطر" کے لئے "بَلٰی" کی آواز کبھی نہیں سُنی۔ کیا وہ بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی طرح کانپ نہیں جاتا جس طرح تم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷:۔ وجود میں نہیں آسکتا جب تک کہ تمام نظامِ شمسی اپنی تمام ترتیب، حرکات اور قوانینِ فطرت کے ساتھ کارفرما نہ ہو"

نیز پاؤلسن لکھتا ہے "مذہب کا جوہر انسانی قلب کا ایک مخصوص رجحان ہے۔ اس کے "دو پہلو اور "دو جذبے نمایاں ہیں جنہیں میں انہیں عجز اور اعتماد، خوفِ خدا اور خدا پر یقین اور بھروسہ کہتا ہوں۔ عجز، رفیع اور برتر ہستی کی موجودگی میں اپنے آپ کو ہیچ سمجھتا ہے اور لامحدود کے مقابل میں اپنے کو محدود جانتا ہے۔ انسان لامحدودیت کے اندر اس سے چاروں طرف گھرا ہوا ہے اور اسی سے قائم ہے۔ مکان و اشیاء کی لامحدودیت اس کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ اس کے اندر ایک غائب ہوجانیوالا نقطہ ہے۔ اسی طرح ایک ابد اس کے سامنے ہے اور اک ازل اس کے پیچھے۔ آدمی کیا ہے؟ نہ ناپے جا سکنے والے تمام میں ایک ہیچ چیز۔ انسان مذہب رکھتا ہے کہ اسے اپنے ہیچ ہونے کا شعور وادراک ہے۔ جانور مذہب نہیں رکھتے کیونکہ نہ انہیں اپنی ذات کا شعور ہے اور نہ اس تعلق کا جو انہیں حقیقت کے ساتھ حاصل ہے۔ وہ اپنی زندگیاں بسر کر دیتے ہیں اور انہیں اپنی ذات کا پورا شعور اور ادراک نصیب نہیں ہوتا۔ انسان میں اپنے حقیر ہیچ اور فانی ہونے کا احساس اپنی ذات اور کائنات میں شعور حاصل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ ظلمات سے نکل کر وہ سورج کی روشنی میں آتا ہے، قدرت کے ہزارہا حادثات سے گھرا ہوا۔ اور پھر موت اسے فراموشی کی رات میں پھینک دیتی ہے۔ ہر مذہبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچانک بجلی کے جھٹکے سے کانپ جاتے ہو۔ کیا وہ "نیکی" کی طرف کھینچا ہوا نہیں چلا جاتا۔ یہ نیکی بدی کا احساس اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ اس میں چاند کی طرح سورج کی ضیا کے انعکاس کا مادہ ہے۔ پس اگر تم اپنے دل کے آئینے کو صیقل کئے رکھو گے، اس پر گرد و غبار کی تہیں نہیں بیٹھنے دو گے دل کو دن بدن اور جلا دیئے جاؤ گے، تو پھر تمہاری خفیہ استعدادیں اُبھر آئیں گی۔ سورج بخارات اٹھائیگا اور آسمان کی بلندیوں سے تمہارے دل کی زمین پر نورانی بارش ہو گی، جو تمہارے دل کی سُونی بستی کو گل و گلزار سے آباد کر دے گی۔ اور اس دنیا کی رات میں تمہارا چاند تمہاری جنت کے میوے پکا کر رکھدیگا اور تم ماحول کی تاریکیوں میں اپنا رستہ نہیں بھولو گے۔ لیکن اگر تم نے دل پر گرد و غبار کی تہیں جمنے دیں، تو دل کا آئینہ مدھم پڑ جائیگا۔ اور مدھم پڑتے پڑتے فرشِ خاکی کی طرح سورج کی ضیاء کے انعکاس کی طاقت کھو بیٹھے گا۔ پھر رات ہو گی اور اس کی ظلمتیں۔ اور تم احسن تقویم کی بلندیوں سے اسفل سافلین کی تاریک پستیوں میں جا گرو گے۔ تم بدیوں کے جنگل میں ہو گے۔ اور نور سے ناآشنا۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَا۔ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا۔ تم تاریکیوں میں بھٹکتے پھرو گے اور ارضی زندگی میں چوہوں کی طرح ایسے مست اور غافل کہ آسمانی نور اور آسمانی بارش سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہوئے سرکشی و عدوان تکبر و غرور میں بڑھتے چلے جاؤ گے۔

بقیہ حاشیہ صد ۱۸:- تصوّر میں ایسے افکار و خیالات بار بار آتے ہیں . . . .

یہ مذہبی مزاج کا ایک پہلو ہے Schleiermacher اسے کامل احتیاج اور انحصار کا احساس کہتا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو اعتماد ہے۔ یہ یقین کہ لامحدود صرف بے پایاں اور قادرِ مطلق ہی نہیں بلکہ ہمہ نیک بھی ہے۔ مجھے چاہیئے کہ میں اُسے تسلیم کروں اور اپنے آپ کو اور اپنے پیاروں کو اس کے حوالے کر دوں۔ یہ ہے مذہبی ایمان کا اصلی جوہر بابست . . . .

مذہبی ایمان اسی دلی یقین کا نام ہے۔ کہ حقیقت نیکی سے نکلی ہے۔ اور جو کچھ ہوتا ہے، بہتری کے لئے ہوتا ہے میرے فائدے کے لئے ہوتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ :-

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

"کیا مغربی افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے؟ ابھی تک میں نے ٹوگولینڈ کے اُس حصہ میں جہاں ہم رہتے ہیں، ہوسا (Hausa) قوم[1] کی طرف سے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کی کوئی کوشش نہیں دیکھی، سوائے چند اکّا دکّا واقعات کے جہاں کوئی مشرک اسلام قبول کر لیتا ہے۔ مگر گولڈ کوسٹ[2] میں مسلمان زیادہ سرگرم نظر آتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے قصبات اور شہروں کے گلی کوچوں میں تبلیغ کرتے ہیں، بالخصوص احمدی، جو اسلام میں زمانۂ حال کے رجحانات رکھنے والے ایک نئے فرقہ کے لوگ ہیں، بڑی مستعدی سے یہ کام کرتے ہیں۔ ان کے اکرا، کماسی، اور کیپ کوسٹ وغیرہ میں متعدد سکول بھی ہیں۔ یہ سکول اُن سکولوں کی نسبت جن کا میں اوپر (مضمون میں دوسری جگہ) ذکر کر آیا ہوں زمانہ حال کے اصولوں پر زیادہ قائم ہیں۔ ان میں سے بعض گورنمنٹ کے منظور شدہ ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے انہیں امداد بھی ملتی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا، کہ انہوں نے کتنے مسلمان بنائے ہیں۔ مگر یہ بات یقینی ہے، کہ یہ ترقی کی شاہ راہ پر گامزن ہیں۔ مجھے ایک مرتبہ دریائے والٹا کے کنارے پر واقع ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک شخص سے ملنے کا موقعہ ملا، یہ پہلے عیسائی تھا، اور اب اس فرقہ کی کوششوں سے مسلمان ہو چکا تھا۔"

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا یہ اظہار امریکہ کے مشہور مسیحی رسالہ "مسلم ورلڈ" بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء میں ایک عیسائی نے کیا ہے، جو مغربی افریقہ میں بطور مشنری کام کر رہا ہے عیسائی مشنوں کی رپورٹوں اور مشنریوں کی کارگزاریوں کے بیان میں اگر کہیں مسلمانوں کی تبلیغی مساعی

[1] مغربی افریقہ کی ایک مسلمان قوم کا نام ہے۔ [2] یہ وہ علاقہ ہے، جہاں بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کا بڑا بھاری مشن قائم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا۔ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔ بجائے اس کے کہ ناقۃ اللہ ——نفس انسانی—— کو آسمانی پانی پینے دو، اپنے آئینہ دل پر الٰہی بارش برسنے دو، جو اسے گرد و غبار سے پاک کر کے پھر اسے ایسا ہی روشن کر دے جیسا کہ اندھیری راتوں کا چاند اور تم نیکی بدی میں تمیز کرتے ہوئے بڑھے چلے جاؤ۔ بڑھے چلے جاؤ آسمانی نور کی طرف جس کی نہ حد ہے نہ حساب —— تم اپنے دل کی تاروں کو آسمانی تاروں سے کاٹ کر رکھ دو گے، پھر تمہارے لئے کیا ہے، پستیاں ہی پستیاں، ظلمات ہی ظلمات، تباہی اور نامرادی اور ایسی ناکامی و ہلاکت جس پر افسوس کرنے والا کوئی نہیں حتیٰ کہ تمہارے رب کو بھی جو تمہیں ماں باپ سے زیادہ چاہتا ہے، تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

سو اے انسان! اپنی فطرت کی گہرائیوں میں اُتر جا، اس پر جو پردے پڑ چکے ہیں، ان کو چاک کر ڈال، اور دل کے آئینے کو صیقل کر۔ پھر دیکھ کس طرح وہ اپنے رب کی آواز سنتی ہے اور "بلیٰ" کی صدا سے اک عالم میں غلغلہ بپا کر دیتی ہے۔ یہ اچھے بُرے کی تمیز، یہ افعال کی قدر و قیمت (values) یہ زندگانی کے معانی کی سمجھ، یہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں بَلیٰ کی سرمستیاں مذہب کی جان ہیں۔ کون ہے جو اس حقیقت کے بعد "دین" کو جھٹلا سکے (فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ)

جب انسان اپنی منزلِ مقصود کی طرف قدم اٹھاتا ہے، ترکِ شر کرتا اور ایصالِ خیر کے لئے کوشاں ہوتا ہے، تو زمانے کے حوادث، ہوا کا مخالف رُخ اور ماحول کی تاریکیاں اس کی کشتیٔ حیات کو گرداب بلا میں لا ڈالتی ہیں۔ اندھیرے میں اسے کچھ سوجھتا نہیں۔ مخالف حالات کی بے پناہ موجوں کی لپیٹ میں آ کر وہ اپنی بے چارگی اور بے بسی کا شدّت سے احساس کرتا ہے۔ یکایک اس کی فطرت غفلت کے تمام پردے چاک کر کے مضطربانہ چلا اٹھتی ہے۔ اے فاطر السموات والارض! اے زمینی اور آسمانی اسباب کے خالق!! آ میری مدد کو آ۔ اور میری کشتیٔ ایمان و عمل کو سلامت نکال لے جا۔ میرے راستے کو روشن کر، میرے حصارِ قلب کو یقین سے محکم کر۔ مجھے اپنی پناہ میں بڑھائے لئے جا —— اپنے فضل و رحمت کی آغوش میں اور اپنے نور کی چادر میں لپیٹے ہوئے بڑھائے لئے جا۔ بڑھائے لئے جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لامحدود وسعتوں میں، لاانتہا بلندیوں میں، اپنے قرب سے مطمئن ومسرور۔

زندگی کے نشیب وفراز میں، ہر دکھ ودرد میں، ہر مشکل وآفت میں اپنی بے چارگی کا احساس، اور فاطر السمٰوٰت والارض پر اعتماد وانحصار، اس کے حضور مضطربانہ چلّا اُٹھنا، اس خالق اسباب کا اسباب کو اس کی فلاح کی راہوں پر پھیر دینا، اُسے قوت وحوصلہ بخشنا، عزم واستقلال کی نعمتوں، اطمینان وسکینت کی دولت سے اس کے دل کو بھر دینا، یہ چیزیں ہیں، جو مذہب کی حقیقت پر ایمان اور یقین پیدا کرتی ہیں[1] ۔۔۔۔ وہ ایمان اور یقین جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔

[1] :- دعا اور عبادت ایک ایسی مذہبی حقیقت ہے کہ اس سے وہ لوگ بھی عملی طور پر انکار نہیں کرسکے، جو خدا کو نہیں مانتے۔ بدھ مت کے وہ پیرو جن کا خیال ہے کہ مہاتما بدھ خدا کی ہستی سے منکر تھے، وہ بھی آخر بُت پرستی پر اُتر آئے۔ مہاتما بدھ کے بُت بنا کر ان کی پوجا اور ان کے آگے دعائیں کرنے لگے۔ اس زمانہ میں دیو سماج نے مذہب کی بناء دہریت پر رکھی ہے۔ مگر اس کا کیا انجام ہوا؟ انہوں نے بھی ایک عبادت بنائی، لگے "دیو گورو بھگوان" سے دعائیں مانگنے :-

"ہے دیو! ایسا ہو، کہ ہم آپ کے لاثانی پرم لکھش کی مہما اور کامیابی پر وچار کرسکیں آپ کے اس لاثانی جیون برت سے کہانتک ہم نے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہمارے کنبے کے سماج کے اور دیگر لوگوں نے اور ان کے علاوہ حیوانی، نباتاتی، اور جماداتی دنیا نے کیا کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ اس پر وچار کرسکیں۔ کہانتک ہم نے آپ کے اس مہا برت میں اپنے تن من دھن وغیرہ کو ارپن کرکے آپ کی شُبھ اِچھا یا دکاس کے نہایت مفید قانون کو پورا کیا ہے۔ اس پر وچار کرسکیں۔ کہانتک ہم نے آپ کی پرم لکھش ونیک مہاں آکانکشا کو اپنے یا کسی اَور کے لئے سپھل ہوتے نہیں دیا۔ اور ایسا کرکے اپنی اور اوروں کی تباہی کی ہے۔ اس پر وچار کرسکیں۔ ہے دیو! ایسا ہو کہ آپ کے دیو پربھاؤ ہمارے دلوں کو چھُو کر ان میں اعلیٰ بھاؤ اور اعلیٰ سنسکار پیدا کریں۔ اور آپ کے متعلق ایک یا دوسری لاپرواہی۔ بے سدھی یا نیچ کاری گتی کے متعلق بودھ پیدا کرکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نورِ ایمان، یہ نورِ یقین، یہ نورِ معرفت خدا کی ذات سے ایسی لازوال محبت و عشق کی آگ پیدا کر دیتا ہے، جو ماسوا اللہ کو خس و خاشاک کی طرح جلا کر راکھ کر ڈالتی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو خوف و رجا اور طمع و خوف کا مقام کہلاتا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے، کہ کس طرح ایک عاشق محبوب کے ہر اشارے پر نگاہ رکھتا ہے۔ وہ اگر اس کی پیشانی پر ذرا شکن دیکھتا ہے، تو خوف سے کانپ اٹھتا ہے۔ اس کا دوزخ اس کے محبوب کی ناراضگی ہے، اور وہ اس کی آنکھ کے اک اشارے پر کس شوق اور امید سے اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کی ہر حرکت اور انداز پر فریفتہ ہوتا ہے، اور اس کی نقل کرنا چاہتا ہے۔ اس کی مرضی اپنی مرضی نہیں رہتی، بلکہ اس کا ہر فعل، ہر قول اور ہر حرکت و سکون اس کی رضا کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ یہ ہے عاشق کی زندگی کا مقصود۔ اسی لئے تو ارشاد ہوا۔ تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ یعنی تم مظہر صفاتِ الٰہیہ بن جاؤ۔ تمہاری پیدائش کی غرض و غائت عبد بننا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی اپنی رضا کو مولا حقیقی کے سپرد کر دینا اور اپنے اوپر اس کی رضا کو مسلّط کر لینا۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے، جب انسان کو معرفتِ الٰہی نصیب ہو۔

بقیہ حاشیہ صـــ۲۱ـــ:۔ اس کے لئے ہمیں دکھی اور اشانت کریں اور ہمارے دلوں کے وکاروں کو نشٹ کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

پھر دیو گورو آرتی کا بیان ہے اور کھڑے ہو کر کہنا ہے

جَے جَے دیو گورو

جَے دیو روپ دھاری   جَے ستیہ او شبھ انوراگی

ایک اُتل تیاگی   ستیہ او شُبھ کے ہیتو

جَے جَے دیو گورو

پھر دیو آتما کا پرم لکھش پر کاشک بھی ملاحظہ ہو۔

پرم لکھش میرا پورن ہو   جیون برت میرا پورن ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی فطرت میں خدا کی ذات کے متعلق ایک دھندلا سا نقش ہے۔ بَلٰی کی سرمستیاں اسکے ضمیر میں ہیں۔ مصیبت کے وقت خدا کو پکار اُٹھنا اس کا خاصہ ہے لیکن اگر اس کی طرف سے "جواب" نہ آئے۔ تو اس کی ذات "پُریقین" کیسے پیدا ہو۔ اس سے تعلق مکالمہ و مخاطبہ کسی کو بھی نصیب نہ ہو، تو عرفان کیسے حاصل ہو؟ اور بغیر عرفان و یقین کے انسان گناہوں کی آلائش سے پاک ہو کر اس کیلئے سب کچھ قربان کیسے کرتا چلا جائے۔ کیا تم روزمرہ کی زندگی میں نہیں دیکھتے، کہ تمہیں دیگر باشعور ہستیوں پر دو وجہ سے یقین پیدا ہوتا ہے۔ تم اپنے جذبات و افکار کو اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر جانتے ہو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲:۔ سکل و بھاگوں میں نیچر کے ؛ اوچ گتی پر و پریورتن ہو

(دیوشاستر چوتھا حصہ صفحہ ۴۷۲ تا صفحہ ۴۸۷)

بانیٔ دیوسماج بھی دعا مانگتے ہیں، اور ان کے پیرو بھی خدا سے منہ موڑ کر ان کی پوجا کرتے اور ان سے دعا مانگتے ہیں۔ سر سید بھی دعا کو عبادت سمجھتے ہیں اور کارِ ثواب، اور اقراری ہیں کہ یہ انسانی فطرت میں داخل ہے۔ گو اس کی استجابت کے اس رنگ میں قائل نہیں، کہ خدا حاجت براری بھی کرتا ہے صرف طبعی تسکین کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ جب دعا میں اٹل یقین نہ ہو، اس کے سُنے جانے، جواب ملنے اور اس کے پورا ہو جانے پر یقین نہ ہو، تو یہ صرف ایک توہم ہے، اور اس سے لذت نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ یورپ کے فلسفہ سے مرعوب ہیں۔ اور علت و معلول کے قانون اور مادی اسباب کی دلدل میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں۔ کانٹ نے ایک بہت بڑی علمی خدمت سر انجام دی ہے، اور بتایا ہے، کہ ہمیں صرف مظاہر مدرک بالحواس اشیاء کا ہی علم ہو سکتا ہے، حقیقت سے ہمارا دماغ آشنا نہیں ہو سکتا۔ وہ زمان و مکان کی قیود اور دیگر حسی پابندیوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے، کہ ہم علت و معلول کو یوں اٹل سمجھتے ہیں۔ مگر انسانی دل زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہے وہی حقیقت کا ادراک کر سکتا ہے۔ زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہو کر اصلی منبعِ اشیا تک پہونچ سکتا ہے۔ پس جب ہم دل کی پکار کے ساتھ زمان و مکان کی قیود کو پھاند کر حقیقت کو پا سکتے ہیں، تو مادی اسباب کے خالق سے بھی استمداد کر سکتے ہیں۔ اور وہ جو زمان و مکان کی قیود سے باہر ہے ان زمانی و مکانی

۶۵ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوران سے صادر ہونے والے افعال کی نوعیت کو بھی پہچانتے ہو۔ جب تم کسی اور ہستی کو اپنے جیسی حرکات کرتے دیکھتے ہو، تو اس سے یہ استدلال کرتے ہو، کہ وہ باشعور ہستی ہے۔ مگر یہ کوئی قطعی دلیل نہیں ہوسکتا ہے یہ تمہارے نفس کا دھوکا ہو۔ مگر جب تم اس سے سوال کرتے ہو، اور وہ جواب دیتا ہے۔ یا جب تم سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں، جن کے لئے اس کی طرف سے جوابی اعمال کا ظہور لازمی ہے، اور وہ عملی جواب بھی دیتا ہے، تو تمہارے لئے کوئی شک کی وجہ نہیں رہتی۔ تمہارا دل نور یقین سے روشن ہوجاتا ہے، اور معرفت کی چنگاری بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اگر وہ ہستی تمہارے لئے جاذب نظر ہو، اس کے انداز تمہیں پیارے لگیں، تو تم اس پر فدا ہو جاتے ہو۔ پس خدا کی ہستی پر یقین جبلّی تقاضے سے ترقی کرکے مضطربانہ دعاؤں کے جواب کے حصول سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ پروفیسر رائس (Royce) نے بھی لکھا ہے کہ ہمیں دیگر باشعور ہستیوں پر یقین ان کے جواب (Responses) سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳:۔ اسباب میں بھی اپنے لامکانی و لازمانی مقام سے اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ماہرین علم النفس اس بات کے قائل ہیں کہ ہم خیالات کے اثر سے اپنے جسمانی امراض کا علاج کرسکتے ہیں۔ جب خیالات جو غیر مادی ہیں، مادی جسم کے اندر طبعی و کیمیاوی تبدیلیاں پیدا کرسکتے ہیں، تو ہماری پکار کیوں اپنے خالق تک نہیں پہونچ سکتی؟ اور وہ جو اس کائنات کی جان ہے اسمیں کیوں تغیر و تبدیل پیدا نہیں کرسکتا؟ پس قبولیتِ دعا میں کوئی عقلی استبعاد نہیں۔ اور پھر تجربہ شاہد ہے کہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو چیلنج دیا۔ کہ وہ استجابت دعا کا ان کی ذات میں تجربہ کر دیکھیں۔ چونکہ یہ تعلق باللہ کی ایک خاص علامت ہے، اس لئے جو لوگ اس کے مقربین کے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں اُن کی نہیں سُنی جاتی۔ لہذا وہ لوگ جو قبولیت دعا کے قائل تھے ان کو بھی چیلنج دیا۔ کہ آؤ مقابلہ کرکے دیکھ لو۔ پھر ایسے مامور کے خلیفۂ برحق میں بھی ان برکات کا ہونا ضروری ہے، گو کم درجہ پر ہی کیوں نہ ہوں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان لوگوں کے لئے دعوت موجود ہے جو اس حقیقت ثابتہ کا تجربہ کرنا چاہیں۔ اور وہ لوگ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق پر نہیں سمجھتے، قبولیتِ دعا میں ان کا مقابلہ کر دیکھیں۔ پس دعا اور اس کا جواب مذہب کی جان ہے یہ ایک مرکزی خصوصیت ہے جو زندہ مذہب ۴۴

۴۴ کو تمام مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔ اور اس خصوصیت میں کوئی مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں اس دلیل کو کتنی خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ یعنی کون ہے جو بے قرار دل کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (المومن ع ۶) تمہارا رب تمہیں کہتا ہے مجھے پکارو۔ میں تمہیں جواب دونگا۔ مگر وہ لوگ جو مجھے پکارینگے نہیں، اور میری مدد و نصرت اور ہدایت و رہنمائی سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہوئے متکبرانہ انداز میں میری عبادت سے پیٹھ پھیرینگے، انہیں ان کی عقل، ان کے جتھے، ان کے ساز و سامان اور قوت و جبروت جن پر ان کو ناز ہے کچھ بھی فائدہ نہ دینگے۔ آسمان سے ان پر آگ برسے گی اور زمین ایک ہی جنبش میں انہیں اپنی آغوش میں لے لیگی۔ پھر ان کے لئے رسوائی ہے اور نامرادی۔ اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ۔ سورۃ بقرہ ع ۲۳ میں رمضان کے احکام دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ یعنی جب میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو انہیں بتا دو، کہ میں قریب ہوں۔ اور ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس اگر تم رشد و ہدایت چاہتے ہو، کامیابی و کامرانی اور فلاح و بہبود کے متمنی ہو، تو میری باتیں مانو۔ میرا تمہیں جواب دینا اور تمہارا میری رضا کی راہوں پر چلکر کامران ہونا میری ذات پر یقین و معرفت پیدا کر دے گا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

۱۔ "دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر بات پر قادر نہیں سمجھتا، بجز وعدہ کی مستثنیات کے، وہ میری جماعت میں سے نہیں۔"

۲۔ "اے وے لوگو! جو نیکی اور راستی کے لئے بلائے گئے ہو، تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تمہیں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ "مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے، جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔" (کشتی نوحؑ)

حدیث قدسی میں آیا ہے، کہ نماز معراج المومنین ہے۔ اور نماز امام اور جماعت کے بغیر نہیں۔ اسی لئے حکم ہوا کہ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ تمہارے لئے جماعت کے ساتھ وابستگی لازمی ہے۔ کیونکہ جو جماعت سے کٹ گیا وہ دوزخ میں گیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد کہ لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَۃِ یعنی جماعت کے بغیر اسلام کچھ نہیں، اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور پھر ارشاد نبوی ہے کہ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ۔ جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اب یہ ایک ایسی خصوصیت ہے، کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کسی تحریک میں نہیں پائی جاتی۔ تھیاسوفسٹ ہوں، یا برہمو سماجی، نیچری ہوں یا اقبالی، آریہ سماجی ہوں یا دیو سماجی، خاکسار ہوں یا کوئی اَور، غرض کوئی بھی "جماعت" کے حکم میں داخل نہیں اور کوئی تحریک بھی ایسا اجتماعی نظام نہیں رکھتی، جو خدا سے تعلق، قبولیت دعا، اور حقیقی عبادت کے اصول پر مبنی ہو۔ نہ ان کے بانیوں اور لیڈروں کو تعلق باللہ کا دعوےٰ ہے، نہ وہ قبولیت دعا کے حقیقی معنوں میں قائل ہیں، اور نہ خدا کا "جواب" انہوں نے کبھی سنا ہے۔ ان کا تعلق آسمان سے نہیں، ان کی کھیتیاں آسمانی پانی سے ہری نہیں۔ وہ سرکشی و تکبّر سے خدا کی رسّی کو توڑ کر، ناقۃ اللہ کو آسمانی پانی پینے سے روکنے کے لئے اس کے پاؤں توڑ کر تباہی و ہلاکت اور یاس و قنوط کی گہرائیوں میں اُترتے جا رہے ہیں۔ وہ مذہبی رنگ میں کوئی جماعت اور کوئی مرکز قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ان کی تمام تگ و دو "قومی" اور "سیاسی" ترقی اور تسلّط و اقتدار کے[۴۱]

[۴۱] لئے ہے مگر وہ نہیں سمجھتے، کہ جو سورج کی طرف پیٹھ کر کے دوڑتا ہے وہ اپنے سایہ کو کبھی نہیں پا سکتا۔ جو سورج کی طرف منہ کر کے قدم اٹھاتا ہے سایہ اسکے پیچھے چلا آتا ہے پہلے خدا کی بادشاہت کی تلاش کرو پھر یہ تمام چیزیں خود بخود تمہارے پیچھے بھاگی چلی آئینگی، مُردہ قومیں بغیر آسمانی پانی کے کبھی زندہ نہیں ہو سکتیں، مردِ حق آسمان سے آتا ہے، اور سے

اول اندر نارِ خود سوزد ترا ÷ باز سلطانی بیاموزد ترا ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی کلچر کی رُوح

تہذیبی (کلچرل) اتحاد کیلئے ایک زبردست برہان

۳

(از جناب خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آسام)

مسلمان اپنی جگہ ہندو تمدن کی رُوح کو سمجھنے اور اس کی قدر کرنے کی کوششوں میں کسی طرح بھی سست نہ تھے۔ مسلمان شہنشاہوں نے (جو علم کے سرپرست تھے) سنسکرت کی تصانیف کو عربی اور فارسی میں ترجمہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ البیرونی نے سنسکرت سیکھنے کے لئے ہندوستان میں سولہ برس صرف کئے۔ اور تاریخ ہند کے نام سے ایک معرکۃ الآرا تصنیف کی، جو اُس وقت کے ہندوستان کی مروجہ حالت کو بیان کرتی ہے اس نے ہندو پڑھنے والوں کے فائدہ کے لئے بہت سی عربی کتابوں کا سنسکرت میں بھی ترجمہ کیا۔ ابومعشر فلکی بھی ہندوستان میں دس برس رہا۔ اور اس نے سنسکرت میں لیاقت حاصل کی۔ فیروز شاہ تغلق کے حکم سے علم فال اور نجوم پر ایک سنسکرت کتاب کا ترجمہ کیا گیا۔ اور اس کا نام دلائل فیروز شاہی رکھا گیا۔ سکندر لودھی نے آیور ویدک طب پر کئی کتب ترجمہ کرائیں۔ منصور اور مامون نے ہندوستان سے حاصل کردہ کتب کے تراجم میں ذاتی دلچسپی لی۔ یحیٰ برمکی ہندوستان آیا، اور اس نے بہت سی نایاب کتابیں ترجمہ کی غرض سے حاصل کیں۔ مشہور کتاب کلیلہ و دمنہ کا دوسرا اور بہتر ترجمہ بھی اسی نے کروایا۔ قاضی رکن الدین سمرقندی سنسکرت کا ایک جیّد عالم تھا۔ سلطان زین الدین حاکم کشمیر نے ہندوستان سے حاصل کردہ کتب کے تراجم کیلئے ایک دارالترجمہ قائم کیا۔ مورّخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرشتہ اس کی ہندوستانی اور تبتی زبانوں میں ادبی لیاقتوں اور کمال کی ایسی تعریف کرتا ہے، جس کا فی الواقعہ وہ مستحق تھا۔ منشی سلطان تھانیسری نے "مہابھارت کا رزم نامہ" کے نام سے ایک خلاصہ لکھا۔ حاجی ابراہیم سرہندی نے رامائن اور اتھرو وید کے عمدہ تراجم شائع کئے۔ شہنشاہ اکبر نے ہندی کتب کے ترجموں اور تالیفات میں خاص شوق اور دلچسپی کا اظہار کیا۔ اگرچہ وہ سنسکرت پڑھنا اور لکھنا نہیں جانتا تھا، تاہم وہ کتب کو پڑھوانا اور ان کے مطالب کی تشریح سنتا تھا اس کے عہد میں تراجم کے ذریعہ بہت سے ہندو تصورات کو فارسی ادب میں داخل ہونے کا موقعہ ملا۔ درباریوں نے جوش و خروش سے شہنشاہ کی نقل کی۔ جن میں سے ابوالفضل و فیضی دو عالم بھائی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مؤخر الذکر (یعنی فیضی) نے ریاضی پر ایک سنسکرت تصنیف کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اس کا بھگوت گیتا کا کیا ہوا ترجمہ بہت صحیح بیان کیا جاتا ہے۔ ہم تزکِ جہانگیری میں پڑھتے ہیں، کہ عبدالرحیم خان خاناں، جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، ہندی زبان میں غیر معمولی طور پر ماہر تھا۔ وہ ہندی میں نہایت عمدہ نظمیں لکھ سکتا تھا۔ فرشتہ نے خود ہندوؤں کی کتاب الادویہ کا ترجمہ کیا، جو اختیاراتِ قاسمی کے نام سے مشہور ہے۔ شہنشاہ جہانگیر پنڈتوں کی صحبت کا دلدادہ تھا، اور اس نے ان سے ہندو فلسفہ سیکھا۔ اورنگ زیب کے وقت ہندی کی طرف خاص طور پر توجہ کی گئی۔ اس کے عہد میں بہت سے نامور ہندی شعرا تھے، جن میں سے بڑے ضمیر۔ داتا اور عبدالجلیل بلگرامی تھے۔ جہانگیر کی طرح دارا شکوہ بھی ہندو فلسفہ کا ایک مشتاق طالب علم تھا۔ وہ سنسکرت کا وسیع علم رکھتا تھا، اس نے اپنشدوں کا ۱۶۵۷ء میں ترجمہ مکمل کر لیا، اور اس تصنیف کو سرالاسرار (یعنی بھیدوں کا بھید) کے نام سے موسوم کیا۔ دوسری بڑی تصنیف جو اس کی روشن ضمیری کو ظاہر کرتی ہے، مجمع البحرین (یعنی دو سمندروں کا سنگم) ہے۔ اس تصنیف کا منشاء یہ ہے، کہ تصوف اور ویدانت کا بالمقابل مطالعہ کیا جائے۔ ہندی میں مسلمان مصنفین کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے، جو اس مضمون میں بیان ہو سکے۔

ہندو اپنی جگہ مسلمانوں کے اقدامات کا بدلہ اتارنے میں کسی طرح پیچھے نہ تھے۔ انہوں نے عربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فارسی کو شوق سے سیکھا، اور مشترکہ ادب میں قیمتی اضافے کئے۔ راجہ ٹوڈرمل خود فارسی کا ایک بڑا عالم تھا، اور اس نے اس زبان کے مطالعہ کی ہر رنگ میں حوصلہ افزائی کی۔ دھان ایک مشہور طبیب عربی جانتا تھا۔ اس کے لڑکے نے بہت سی طبی کتب کا سنسکرت سے عربی میں ترجمہ کیا چناکیا نے جو مسلمان مصنفین میں شنوک کے نام سے مشہور ہے، طب، نجوم اور اخلاقیات پر کئی کتب کا عربی اور فارسی میں ترجمہ کیا۔ ایک دوسرا عربی دان پنڈت بجہر تھا، جس نے سیارت کی بعض مستند تصانیف کا عربی میں ترجمہ کیا۔

اس سے معلوم ہو جائیگا، کہ تمدنی ہم آہنگی کی بنیادیں نہایت واضح طور پر رکھی گئیں۔ اگر ہندو اور مسلمان اسلامی زمانہ کی روایات کے وفادار ہوں، اور جہالت کے اس غبار کو جو ان کی تمدنی زندگی پر منڈلا رہا ہے، دور کرنے کیلئے باہم ملکر کام کریں، تو یہ چیز خیر خواہی اور سمجھوتے کی وہ روح پیدا کر دیگی، جس کی آجکل بیحد کمی ہے۔ آج ضرورت اس چیز کی ہے، کہ ایک دوسرے کی تاریخ، آرٹ، مذہب اور تمدن پر صحیح اور ہمدردانہ طور پر غور و خوض کیا جاوے۔ مسلمانوں کو سری کرشن، رام چندر بدھ اور ہندوستان کے دوسرے مذہبی رہنماؤں کی سوانح عمریوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے، اور ان کی تعلیموں اور یادگاروں کی عزت کرنا سیکھنا چاہیئے۔ ان بزرگوں کے مذہبی عطیئے ہندوستان کے لئے بہت بیش قیمت تھے۔ اور ہندوستانیوں کے تمدن کو پاکیزہ بنانے اور بلند کرنے میں ان کا بہت بڑا دخل ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کو اسلام کے پاک نبیؑ اور ان دیگر انبیاء کی جن پر مسلمانوں کا ایمان ہے عزت کرنی چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کے عظیم بانیؑ نے اپنی وفات سے کچھ پہلے ملک کو ایک قابلِ یادگار پیغامِ امن دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"پیارے ہموطنو! ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے، کہ صفائی سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔ اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ اور ایسی ہمدردی کریں، کہ گویا ایک دوسرے کے اعضا بن جائیں....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ذکر آتا ہے، تو لے دیکر ایک جماعت احمدیہ ہی ہے، جسے وہ اپنے لئے سدّراہ پاتے ہیں۔ اور یہ وہی جماعت ہے، جو سر اقبال اور ان کے ہم مشربوں کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ عجیب کفر ہے، جو انسان کو بے حسی اور جمود کی حالت سے نکالکر میدانِ عمل میں لے آتا ہے، اور اس کے دل میں تبلیغ اسلام کا جوش جنون کی حد تک پیدا کر دیتا ہے۔ عالم اسلامی پر ایک سرسری نگاہ دوڑائیے، اور مسلمانوں کے ہر فرقہ اور گروہ کو دیکھیئے، آپ کو ان میں اور جو چاہے نظر آئے، مگر اسلام کی تبلیغ کا شوق کہیں بھی دکھائی نہ دیگا۔ یہ چیز اگر نظر آئے گی، تو صرف جماعت احمدیہ میں۔ تبلیغ اسلام جماعت احمدیہ کی ایک ایسی خصوصیت بن چکی ہے، کہ جونہی اس کا ذکر آئے گا، اس کی یہ خصوصیت فوراً سامنے آجائے گی۔ اور اس کی وجہ جماعت احمدیہ کے مبلّغین کی سرفروشی اور جانبازی کا وہ جذبہ ہے، جس سے وہ تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ مجاہدین اسلام کا یہ گروہ اپنے اہل وعیال اور اموال و اوطان کو چھوڑ کر دنیا کے دور دراز ممالک میں جس جوش اور خلوص سے جاتے اور کام کرتے ہیں، اس کی نظیر تاریخ اسلام میں اگر کہیں ملتی ہے، تو صرف قرون اُولیٰ کے مسلمانوں میں۔ پس یہ "کفر" کتنا بابرکت ہے، جس کی بدولت تبلیغ اسلام کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے "کفر" پر ہزاروں برائے نام اسلام و ایمان قربان کئے جا سکتے ہیں۔

کاش! مسلمان جماعت احمدیہ سے الجھنے کے بجائے اسے تبلیغ اسلام کے لئے آزاد چھوڑ دیں، تا وہ اپنی ساری طاقت مخالفین اسلام کے مقابلہ میں خرچ کرے، اور اسلام کا پیغام تمام دنیا میں پہنچا دے۔ گذشتہ پچاس برس کے تجربہ سے اب یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تبلیغ اسلام کی جو صلاحیت پائی جاتی ہے، وہ مسلمانوں کے کسی دوسرے فرقہ میں نہیں ہے۔ پھر یہ ہمارا کتنا معمولی مطالبہ ہے، کہ ہمیں دشمنانِ اسلام کے مقابلہ کے لئے رہنے دیا جائے۔ اور جب ہم ان سے نبرد آزما ہوں، تو مدعیانِ اسلام ہم پر پیچھے سے حملہ نہ کریں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کسی امداد کے طالب نہیں ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اکیلی تبلیغ اسلام کے فرض کو باحسن وجوہ سرانجام دے سکتی ہے۔ ہم ان سے جو کچھ چاہتے ہیں، وہ صرف یہ ہے، کہ ہمارے اس کام میں روکاوٹ نہ ڈالیں اور جب ہم تبلیغ اسلام کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہوں تو ہماری توجہ کسی دوسری طرف نہ پھیریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں، کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں، اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں، تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں۔ کہ ہم ..... ہمیشہ وید کے مصدّق ہونگے، اور وید اور اس کے رشیوں کی تعظیم اور محبت سے نام لیں گے ..... پیارو! صلح جیسی کوئی چیز نہیں۔ آؤ ہم ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔" (پیغام صلح)

ایک دوسرے کے مذہب اور تمدن کی خوبیوں کا اعتراف اور قدرشناسی ہندوستان میں آج بھی بلاشبہ ایک دوستی کی فضا پیدا کر دے گی۔ جیسا کہ اس نے ماضی میں کی۔ اور دونوں بڑی قوموں کو ان کے درمیان ایک بہتر مفاہمت کی طرف لے جائیگی۔ باوجود ان ناخوشگوار واقعات کے جو کہیں کہیں رونما ہوئے ملک میں یہ احساس بڑھ رہا ہے، کہ ہندوستان کا مستقبل امن اور ترقی صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کی متحدہ کوششوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

موجودہ ہندوستان کی تعمیر میں مسلمانوں کا کوئی معمولی حصہ نہ تھا ہم یہ بھی دریافت کر سکتے ہیں، کہ کل کے ہندوستان کی تشکیل میں اسلام کیا پارٹ ادا کرے گا۔ مسلمان (اس ملک میں) ٹھہرنے کے لئے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنی غیر محدود حکمت سے لکھو کھا مسلمانوں کی قسمتوں کو اس ملک سے وابستہ کر دیا ہے۔ وہ "مرمریں خواب" یعنے بے نظیر تاج محل اور فنِ عمارت کے دوسرے بے شمار عجائبات جو مسلمان حکمرانوں نے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں، اس مستقل تعلق کا جو مسلمانوں کا اس ملک سے ہے، ایک کھلا کھلا ثبوت ہے۔ وہ ہندوؤں سے کم محب وطن نہیں ہیں۔ اور قومی تحریکات ان کے جذبات کو اتنا ہی ابھارتی ہیں، جتنا ہندوؤں کو۔ یہ سچ ہے، کہ ہندوستان کے علاوہ بعض اور مقامات سے بھی ان کی بعض اطاعتیں وابستہ ہیں۔ لیکن ضروری نہیں، کہ وہ حقیقی حب الوطنی کے معیار سے بھی ٹکرائیں۔ ہم کسی دوسری جگہ محض قوم پرستی کے خطرات کا ذکر کر چکے ہیں۔ یہ امید کی جاتی ہے، کہ اسلام اپنے بین الاقوامی نظریہ کے ساتھ جابرانہ قوم پرستی کی سختیوں کو کم کرنے میں ایک صحت بخش مصلح کا کام دیگا۔ اور ہند کے جہاز کی پائیداری حاصل کرنے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توازن کا کام دیگا۔

ایسے آثار پہلے سے نظر آ رہے ہیں، کہ جلد تر ہندوستان کو بحیثیت تہذیب عتیق کا محافظ ہونے کے (جس پر اس کو بجا فخر ہے) وہ جگہ پُر کرنی پڑے گی جس کا وہ مستحق ہے۔ زمانہ ماضی میں ہندوستان میں ایک اخلاقی اتحاد قائم کرنے کے لئے ہندو قوم کو اسلام کی خدمات کی ضرورت تھی۔ آئندہ بھی اگر ہندوستان کو دنیا کی از سر نو تعمیر میں ایک باعزت پارٹ ادا کرنا پڑا، جیسا کہ اس کو ضرور کرنا ہوگا، تو پھر اس کو اپنی کوششوں کے ساتھ اسلام کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو بھی مصروف کرنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ اسلام کو ایک دوسرے اور بڑے دائرہ عمل میں بھی ایک نمایاں پارٹ ادا کرنا ہے۔ ہم انسانی تاریخ کے ایک نہایت ہی خطرناک دَور میں سے گذر رہے ہیں۔ قوموں کے باعزت زندگی بسر کرنے اور خود اپنی مرضی اور پسند کے مطابق اپنا مستقبل تجویز کرنے کے حقوق بُری طرح پامال کئے جا رہے ہیں۔ خدا کی خوبصورت زمین کو گندہ اور ناپاک کیا جا رہا ہے عظیم الشان تہذیب ــــ زمانہ ماضی کا ورثہ ــــ ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ وحشیانہ طاقت ہر ایک شے کو اپنے آگے بہائے لئے جا رہی ہے۔ اور زمانہ ماضی کے دور آفرین امتیازات کا صفایا کر رہی ہے، چھوٹی یا بڑی قوموں کی قسمتیں اُتار چڑھاؤ کے پھیر میں تھرّا رہی ہیں۔ دنیا میں کوئی امن نہیں ہے، خشکی پر نہ سمندر میں اور نہ ہوا میں۔ لیکن روزِ حساب جلد یا بدیر ضرور آئیگا۔ اس بین الاقوامی جنگ کا زور ختم ہو جانے پر دنیا کی از سر نو تعمیر کا عمل یقیناً شروع ہوگا۔ اور اس تجدید میں اسلام کو بلاشبہ ایک مخصوص اضافہ کرنا ہے۔

۱۹۳۸ء میں علی گڑھ میں لارڈ لوتھیان نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا، کہ اکثر مغربی لوگ اس خمر کی عیاشیوں میں اس قدر محو رہے ہیں، کہ وہ صرف سادہ زندگی کی اہمیت کو ہی نہیں کھو چکے بلکہ بے پایاں اور ازلی خدا اور اس سب سے جس کو ظاہر کرنا مذہب کا مقصد ہے عملی لگاؤ کو بھی کھو چکے ہیں۔ مذہب جو انسان کا لازمی رہبر ہے، اور جو انسان کی زندگی کو ایک اخلاقی عزم، شرافت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصد عطا کر سکتا ہے، اس کے اقتدار میں زوال کم از کم ایک حد تک اس بات کو واضح کرتا ہے، کہ مغربی دنیا نے قریب کے عشروں میں کیوں اپنی وفاداری نئی سیاسی قوم اور طبقہ پر مبنی انجیلوں کو دے دی ہے۔ یا پھر کیوں ایک قسم کی سائنس پر کامل اعتماد رکھا ہے، جو مسلمہ طور پر مادی سطح پر ترقی میں مصروف ہے، اور جس نے زندگی کو زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اور یہ اس بات کو بھی کسی قدر واضح کرتی ہے، کہ کیوں یورپ زندگی اور روح میں ایسا اتحاد حاصل کرنے کو اس قدر مشکل پاتا ہے جو اس کو اس محض قوم پرستی کے جذبہ سے بلند ہونے کے قابل بنا دے، جو آج اس کی تباہی کا اصل باعث بن رہا ہے۔

ان برائیوں کے نتیجہ میں جو لارڈ لوتھیاں نے گنائی ہیں۔ یعنی عیش پسندی، محض قوم پرستی اور مذہب سے علیحدہ شدہ تہذیب کے بدکردار مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سائنس کا معیوب استعمال، دنیا اپنی ہلاکت کی طرف بے تحاشا دوڑ رہی ہے۔ اس بے پتوار جہاز کی مانند جو اپنی لنگر گاہ سے باہر دھکیل دیا گیا ہو۔ آج کی تہذیب بھی بڑی لہروں سے یکسانہ تھپیڑے کھا رہی ہے۔ یہ قابو سے باہر ہو گئی ہے، خود کو بچانے کی ایک بیکس کوشش میں یہ ایک انتھاہ سمندر میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ وہ چیز جس کی اس وقت ضرورت ہے وہ طاقت ہے جو اس کو قابو میں کر سکے۔ مگر یہ طاقت کہاں سے آئے گی؟ اس کو مذہب سے آنا چاہیئے۔ یہ روح تہذیب کو اپنی روح واپس لینی چاہیئے۔

یہی وہ جگہ ہے جہاں اسلام کو تہذیب کے بچاؤ کے لئے آنا چاہیئے۔ یہی صرف اپنی ذمہ داری کا حق ادا کر سکتا ہے۔ یہی صرف اس بڑے معمہ کا حل کر سکتا ہے۔ کیونکہ اسی کے ہاتھوں میں اس حل کی چابی ہے، جس کو مذہب کہتے ہیں۔ قرونِ وسطیٰ میں جبکہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ذہنی لحاظ سے مفلوج ہو چکا تھا۔ اسلام نے زمانہ کی دست بُرد سے مدنوں کی علمی دولت کو محفوظ کرتے ہوئے خود کو تہذیب کا نجات دہندہ ثابت کیا۔ اور اس نے اس علمی دولت کو بہت بہتر بنا کر اور اضافے کے ساتھ یورپ کو منتقل کیا۔ مستقبل میں! ہاں مستقبل قریب میں ہمیں امید کرنی چاہیئے، کہ اسلام کو تہذیب کے نجات دہندہ کا پارٹ×

× ادا کرنا پڑیگا۔ زمانہ ماضی کیطرح صرف ذہنی اور علمی طور پر ہی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی طور پر بھی۔ اسلام کو اپنے ہاتھوں میں امن اور ترقی کا ایک ایسا علم بلند کرنا ہوگا جسکے گرد ایک تڑپتی ہوئی دنیا جمع ہوگی اور اپنی سبز زمین پر جنگجو دنیا کے لئے روحانی اتحاد اور تمدنی ہم آہنگی کا نشان لئے ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم پر ایک نظر

(از سالم عربی ایم۔ اے)

موسمِ بہار پھر آنے کو ہے، پھر انسانی خون کے ساتھ ہولی کھیلی جائے گی۔ پھر دنیا بربادی و تباہی کا ایک ایسا ہولناک نظارہ دیکھے گی، جیسا نظارہ آجتک اس نے نہیں دیکھا، اور شاید آئندہ بھی صدیوں تک نہ دیکھے گی۔ جو کچھ اگلے چار پانچ ماہ میں ہونے والا ہے، اس کے تصور سے یورپ کے سیاسی مبصّر کانپ رہے ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا، کہ جنگ کب ختم ہو گی، ممکن ہے ایک دو سال میں ختم ہو جائے، ممکن ہے پانچ دس سال لگ جائیں۔ اور ممکن ہے اس سے بھی زیادہ عرصہ لگ جائے۔ لیکن یہ بہت حد تک صحیح اور یقینی امر ہے، کہ آئندہ پانچ چھ ماہ لڑائی کی قسمت کا فیصلہ ضرور کر دینگے نتیجہ خواہ کتنی دیر میں جا کر نکلے۔ ہٹلر اپنی پوری قوت اور اپنے وسیع ذرائع کو کامل طور پر استعمال میں لا کر آئندہ چند ماہ میں خشکی پر اپنے سب سے بڑے حریف روس کی طاقت کو توڑ دینا چاہتا ہے تاکہ مشرق کی طرف سے فارغ ہو کر وہ انگلستان اور امریکہ کی طاقت کا مقابلہ کر سکے۔ اور قبل اس کے کہ امریکہ میں اسلحہ سازی اپنے عروج تک پہونچے، ان دونوں ملکوں کو بھی شکست دے سکے۔ یہ بات بہت حد تک یقینی ہے۔ کہ اس جنگ کا فیصلہ روس کے میدانوں میں ہی ہوگا۔ اور خدا کے نبیوں کی کہی ہوئی باتیں پوری ہوں گی۔

اس وقت روس میں ہٹلر کے تین محاذ ہیں۔ جنوبی۔ درمیانی اور شمالی۔ گذشتہ سال اس کا خیال تھا، کہ شمال میں لینن گراڈ اور درمیانی علاقہ میں ماسکو کو سردی کے آنے سے پہلے فتح کریگا اور جنوب میں راسٹو تک پہونچ جائیگا۔ اور موسمِ سرما ان شہروں میں گذاریگا۔ اور ۱۹۴۲ء کے موسمِ بہار کے شروع ہوتے ہی کاکیشیا سے ہو کر ایران کو فتح کر کے عراق میں سے یلغار کرتے ہوئے جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah
مشرق یعنے لیبیا کے محاذ سے اس کی فوجیں سویز کو روندتی ہوئی شام کو فتح کرکے آملیں گی خلیج فارس کے راستے ہندوستان پر چڑھائی کرے گا۔ یہ خواب اس کا شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ نہ ماسکو فتح ہوا، نہ لینن گراڈ۔ اور راسٹوتک پہونچکر اس کو واپس ہونا پڑا۔ جتنا علاقہ اس نے روس کا فتح گیا، اس کا قریبًا ایک تہائی روس واپس لے چکا ہے۔ جرمن فوجیں کریمیا میں بھی ہیں۔ ٹاگس راگ کے علاقہ میں بھی شدید جنگ ہورہی ہے۔ اور وہ ریلوے لائن جو کریمیا سے خارکوف۔ کرسک اور اوریل سے ہوتی ہوئی ماسکو تک چلی گئی ہے، وہاں بڑے گھمسان کی لڑائی ہورہی ہے۔ مبصّرین کا یہ خیال ہے، کہ اسی جنوبی محاذ سے ہٹلر اپنے موسمِ بہار کے حملہ کا آغاز کرے گا۔ وہ ماسکو اور لینن گراڈ کے محاذ پر مدافعانہ جنگ جاری رکھتے ہوئے جنوبی محاذ پر اپنے سارے زور سے حملہ کریگا۔ تاکہ اپنے اس مقصد کو جس کو وہ گذشتہ سال حاصل نہ کرسکا، اس سال حاصل کرے۔ یہ سچی بات ہے کہ آئندہ آنیوالے چند ماہ رُوس، انگلستان اور ان کے اتحادیوں کی قسمت کا بھی فیصلہ کر دینگے۔ لیکن جرمنی کے لئے تو یہ ماہ قطعی طور پر فیصلہ کن ہونگے، اس لئے ہٹلر "تخت یا تختہ" کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے فتح حاصل کرنے کے لئے اپنی انتہائی طاقت خرچ کر دیگا۔

ہٹلر کا مقصود کاکیشیا اور عراق کا تیل ہے، وہ اپنے موسمِ بہار کے حملہ کو کہاں سے شروع کریگا؟ اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ بعض مفکرین خیال کرتے ہیں، کہ ٹاگن راگ اور بحیرہ ازوف کے محاذ پر ہی وہ زیادہ زور دیگا۔ اور شمال کی طرف سے ان علاقوں کو فتح کرتے ہوئے جنوب مغرب کی طرف سے بحیرہ اسود کی کاکیشیا کی بندرگاہوں پر اپنی فوجیں اتار دیگا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ حملہ میں ٹرکی کو بھی یہ فیصلہ کرنا ہوگا، کہ وہ ہٹلر کو راستہ دیکر جرمنی کے ساتھ ملتا ہے، یا انکار کرکے اتحادیوں کے ساتھ۔ کریمیا اور بلغاریہ دونوں طرف سے ٹرکی سے جرمن فوجوں کے گذرنے کا مطالبہ کیا جائیگا۔ ٹرکی کے مغرب میں جو یونانی اور اطالوی جزائر ہیں، جن میں روڈس اور ڈوڈیکنیز زیادہ مشہور ہیں، ان میں بھی جرمن فوجیں اور سامانِ حرب پہونچ چکا ہے۔ اور کریٹ میں بھی حملہ کی تیاری پوری ہوچکی ہے۔ ممکن ہے ان جزیروں سے شام پر حملہ ہو۔ اور لیبیا کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر پر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ بیک وقت مصر، ٹرکی، شام اور روس پر ہٹلر حملہ کرے گا۔ آئندہ چند ماہ میں ٹرکی کو بہت بڑی فوجی اہمیت حاصل ہوگی۔ اور اس بات کا انحصار کہ جرمن فوجیں شام اور عراق میں پہونچ سکیں گی، یا نہیں، بہت حد تک ٹرکی کے رویہ پر ہوگا۔ آجنگ اتحادیوں کو جو شکستیں جرمنی یا جاپان کے ہاتھوں اٹھانی پڑی ہیں، ان کا بہت بڑا سبب مارشل پیتان کی نامرد وزارت کی وہ بزدلانہ پالیسی ہے، جس کے نتیجہ میں نہ صرف فرانس لڑائی سے الگ ہوکر انگریزوں کے لئے یورپ میں بہت بڑی پریشانی کا موجب ہوا، اور قریب تھا، کہ فرانس کی اس غداری سے انگلستان کو بھی شکست ہوجاتی، اور اس وقت دنیا پر ہٹلر کا راج ہوتا، بلکہ شام اور لیبیا میں انگریزوں کو جو پریشانیاں ہوئیں، اور اتلافِ جان اور سامانِ حرب ہوا، اس کے موجب بھی مارشل پیتان اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ اگر چرچل کی پیشکش منظور کرکے فرانسیسی حکومت مغربی افریقہ میں چلی جاتی، اور وہاں سے جنگ جاری رکھتی، تو اٹلی کبھی کا ختم ہوچکا ہوتا، اور جنگ کا نقشہ بالکل اور ہی ہوتا۔ فرانس کی اس بے مثال غداری کے اثرات یہیں ختم نہیں ہوجاتے، بلکہ پیتان کی اس بزدل وزارت نے ہند چینی کو عملاً جاپان کے قبضہ میں دے دیا۔ جس کے نتیجہ میں تھائی لینڈ بے بس ہوکر جاپان سے مل گیا، اور ملایا اور سنگاپور فتح ہوئے۔ پیتان کی حکومت انسان کے بہت بڑے مصائب کا باعث ہوئی ہے۔ ایسا ہی موقعہ چند ہفتوں کے بعد ٹرکی کو پیش آنیوالا ہے۔ اور اگر ٹرکی نے بھی فرانس والا رویہ اختیار کیا، اور شام اور کاکیشیا پر حملہ کرنے کے لئے جرمن فوجوں کو اپنے ملک سے گذر جانے دیا، تو مصر، عراق، شام اور پھر ایران کے بعد ہندوستان کی بربادی کی ساری ذمہ داری ٹرکی پر ہوگی۔ یہ تو ہٹلر کے آنے والے حملہ کا ایک مختصر سا خاکہ ہے، جس میں مشرق وسطی بہت بڑا پارٹ ادا کرنے والا ہے۔ مشرق اقصٰی میں جاپان ٹوکیو سے لیکر نیوگنی اور تیمور تک اور ملایا سنگاپور جاوا اسماٹرا سے برما تک فتح کرچکا ہے۔ سنگاپور کے سقوط سے اس کے بڑے جہازوں کو خلیج فارس اور بحر ہند میں آکر ہندوستان کے مشرقی اور جنوب مشرقی ساحل پر بمباری اور حملہ کرنے کی کھلی چھٹی مل چکی ہے۔ جاپان کا پروگرام آسٹریلیا اور مشرقی ہند کو فتح کرنا معلوم ہوتا ہے۔ اگر جاپان آسٹریلیا کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح کرنے میں کامیاب ہوگیا، تو پھر جاپان کو بحرالکاہل سے نکالنا بالکل ناممکن ہو جائیگا - اور امریکہ کے لئے مشرق میں کوئی قدم رکھنے کی جگہ نہ رہے گی - ہندوستان کو جاپان اور جرمنی دونوں طرف سے خطرہ ہے - اور یہ خطرہ اگلے چار پانچ ماہ میں انتہا کو پہونچ جائیگا - اس کے مقابلہ میں حالات کچھ ایسے تاریک نہیں ہیں - روس نے اپنی طاقت کا بڑا ثبوت دیدیا ہے، اور وہاں ہٹلر کی بہت سی قیمتی فوج اور سامانِ حرب برباد ہو چکا ہے - روسی اب جرمنی کے حملہ کے طرز سے بھی واقف ہو چکے ہیں، ان کو امریکہ اور انگلستان سے سامانِ حرب بھی پہونچ رہا ہے - اس کے علاوہ ہٹلر ساری قوت مشرقی محاذ پر لگا بھی نہیں سکتا - عقب میں اس کو انگلستان کا خوف ہے - انگلستان اب فوج اور سامان کے لحاظ سے گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ طاقتور ہے اور جرمنی نسبتاً کمزور - پھر شمالی افریقہ میں ہٹلر کے جرنیل رومیل کے مقابلہ میں ایک طاقتور انگریزی فوج مصر میں موجود ہے، شام ایران اور عراق میں بھی طاقتور فوجیں موجود ہیں - پھر ہٹلر کو یورپ کے مفتوحہ علاقہ کو قبضہ میں رکھنے کے لئے بھی بہت سی فوج وہاں رکھنا ضروری ہے - جاپان کے مقابلہ میں ہندوستان اور چین کی فوجیں ہیں - اور شمال کی طرف سے روس کا بھی اس کو خطرہ لاحق ہے - آسٹریلیا بھی ایسا تر نوالہ ثابت نہیں ہوگا، جیسا ملایا، جاوا اور سماٹرا ثابت ہو چکے ہیں - جہاں ملایا، جاوا اور سماٹرا میں حکومت کو وہاں کے باشندوں کی پوری اخلاقی مدد حاصل نہ تھی، آسٹریلیا میں حکومت اور اس کے باشندوں میں پورا اتحاد ہے - اور آسٹریلین بہت بڑے لڑنے والے مشہور ہیں - اس کے علاوہ امریکہ کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے، اور جاپان کا بڑھتا ہوا بحری نقصان اس کا واضح ثبوت ہے - بہرحال آئندہ چند ماہ میں رونما ہونے والے متوقع واقعات کا یہ ایک نامکمل اور مختصر سا خاکہ ہے -

آئندہ موسم گرما کی جنگ کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس کا علم تو غیب دان خدا ہی کو ہے - لیکن اسکے پیچھے قانون کو ہم بھی جانتے ہیں - کہ جن قوموں یا حکومتوں کا وجود بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید ہے، فتح ان کی ہو گی - اور ہمارے علم کے مطابق اتحادی قوموں کا وجود ہٹلر اور اس کی حلیف قوموں کی نسبت بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید ہے - اس لئے اس جنگ کا اگر کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا نتیجہ نکلا جس کو ہم "فتح" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں، تو وہ فتح تو اتحادیوں کی ہوگی۔ لیکن دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ایک اَور قانون بھی کام کر رہا ہے، وہ یہ کہ جب وہ دنیا کے نظام کو ایک وسیع پیمانے پر بدلنا چاہتا ہے۔ اور ایک نئے جہان کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے، تو وہ اپنی طرف سے ایک عظیم الشان رسول کو برپا کرتا ہے۔ وہ رسول ایک انقلابِ مجسم ہوتا ہے اس کی آمد خدا تعالیٰ کے اس ارادے کا اظہار ہوتی ہے، کہ اب زبردست زیردست ہونگے۔ اور وہ جن کو زمین پر ضعیف سمجھا گیا تھا وہ اس کے وارث بنائے جائیں گے۔ خدا کا وہ عظیم الشان فرستادہ دنیا میں ظاہر ہوا۔ وہ اپنے ساتھ انقلاب لایا۔ دنیا کی اب پرانی صف لپیٹی جائیگی۔ انگریزی، امریکن، جرمنی، جاپانی غرض ہر قسم کی امپیریلزم اب ختم ہوگی۔ وہ جن کا صدیوں خون چوسا گیا، اب زندگی کا سانس لیں گے۔ کیا خدا نے زور آور حملوں سے اس اپنے مامور کی کہی ہوئی باتوں کو پورا نہیں کیا۔ کیا یورپ بے امن نہیں کیا ایشیاء اپنے آرام کو کھو نہیں چکا۔ کیا جزائر کے رہنے والوں کا سرمایۂ حیات لٹ نہیں چکا۔ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ سیلبیز۔ نیوگنی۔ تیمور کیسی بربادی کے مُنہ میں دھکیلے جا چکے ہیں۔ اس لئے خواہ کچھ ہو۔ وہ جس نے خدا کی آواز کو سُنا اور اس کو مانا، اس کو کیا فکر۔ بڑی قومیں چھوٹی ہونیوالی ہیں اور چھوٹی بڑی۔ یہ بہت بڑے خوف کا مقام ہے۔ یہ خدا کے مُنہ کی باتیں ہیں، جو پوری ہو رہی ہیں اور ہو کر رہیں گی۔ اس لئے بنی نوع کی بربادی پر ہم خون کے آنسو بھی بہاتے ہیں، اور خدائے ذوالجلال کے کلام کی عظمت کو دیکھکر سربسجود بھی ہیں۔ وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا۔

خالص شہد، کستوری اور زعفران منگانے کا پتہ:۔
چوہدری عبد الحلیم معرفت حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات

(۴)

(از جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلّغ سلسلہ احمدیہ)

گورو ہر رائے صاحب کے ساتھ سائیں فتح علی شاہ کا نیک سلوک

"سری گورو ہر رائے صاحب نور محل تشریف لے گئے، تو وہاں پر کسی نے سیوا نہ کی۔ وہاں سے دوسری طرف جہاں اب دھوبیوں کی دھرم سالہ ہے، جا رہے تھے، تو مسلمان سائیں فتح علی شاہ نے آپ کا گھوڑا پکڑ لیا، اور آپ کی بہت خدمت کی۔ گورو صاحب گھوڑے سے اُتر پڑے، سائیں صاحب سے کچھ عرصہ گفتگو کر کے روانہ ہو گئے۔ اس جگہ کے پاس سائیں صاحب کی خانقاہ ہے۔" (گوردھام دیدار صفحہ ۲۱۴)

گورو ہر کرشن صاحب کے ساتھ اورنگ زیب کا حسن سلوک

رام رائے جو گورو ہر کرشن صاحب کا بڑا بھائی تھا، جب یہ معلوم ہوا، کہ آپ کو گورو یائی کی گدّی حاصل ہوئی ہے، تو اس نے اورنگ زیب کے پاس فریاد کی، اور عرض کی، کہ ہر کرشن میرے چھوٹے بھائی کو جو ابھی پانچ برس کا ہے، خوشامدی لوگ سچا بادشاہ کہکر لوٹ رہے ہیں، اور سات پُشت کی دولت اور عمدہ عمدہ تحائف سب تباہ کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ اس کے وہ اپنی صغر سِنی کے باعث گورو یائی کے لائق نہیں۔ اس پر عالمگیر نے راجہ جے سنگھ سوامی والئے جے پور کی معرفت گورو صاحب کو دہلی بلایا۔ وہاں پر بادشاہ نے پانچ صد روپیہ گورو ہر کرشن صاحب کے لئے روزانہ مقرر کر دیا۔ (تواریخ گورو خالصہ مصنّفہ سورج سنگھ صفحہ ۴۴۸)

گورو تیغ بہادر صاحب اور مسلمان

" ریاست پٹیالہ قلعہ بہادر گڑھ کے پاس گورو تیغ بہادر صاحب کا گوردوارہ ہے۔ اس جگہ گورو صاحب کئی ماہ ٹھہرے۔ اور مسلمان سیٹھ علی خاں درویش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آپ کی بہت سیوا کی " (گوردھام دیدار ص۳۵۰)

"حسن پور کے مسلمان شیخوں نے آپ کی بہت سیوا کی۔ پھر گورو گوبند سنگھ صاحب نے اس جگہ پہونچ کر ان مسلمان شیخوں کو ایک حکم نامہ عطا فرمایا" (گوردھام دیدار ص۳۵۸)

گورو گوبند سنگھ صاحب اور مسلمان (۱) "۹ بیساکھ سمت ۱۷۴۲ بکرم کو جب راجہ بھیم چند اپنے لڑکے کی برات لیکر راجہ فتح شاہ والئے سری نگر کے ہاں پہونچا، تو گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے دیوان نند چند کو ہمراہی دو سو سوار ایک بے بہا تحفہ دیکر تنبول دینے کے لئے بھیجا۔ راجہ بھیم چند کے کہنے پر راجہ فتح شاہ نے تنبول لینے سے انکار کر دیا۔ تو دیوان نند چند کو ناگوار گذرا۔ اس نے کھاٹ اور جہیز کا کل سامان لوٹ لیا۔ اور گورو صاحب کے پاس واپس لوٹ آیا۔ اس پر راجہ بھیم چند کھلوریہ، راجہ کرپال چند کٹوچیہ، راجہ کیسری چند جسوالیہ، راجہ سکھدیال جسروٹیہ، راجہ ہری چند ہندوریہ، راجہ پرتھی چند ڈڈوالیہ، راجہ فتح شاہ سری نگریہ۔ یہ سب دس ہزار فوج لیکر گورو صاحب پر حملہ آور ہوئے، لڑائی شروع ہوگئی، تو پانچ صد اُداسی سادھو جو ہمیشہ گورو صاحب کے پاس حلوہ اور منڈا اُڑاتے تھے، رات کو بھاگ گئے۔ اور کئی ایک مسلمان ملازم بھی فرار ہوئے۔ جب یہ خبر سید بدھو شاہ صاحب کو ہوئی، تو وہ اسی وقت دو ہزار سوار و پیادہ لیکر فوراً گورو صاحب کی امداد کے لئے آپہونچا۔ ان کے آتے ہی میدان خوب گرم ہوگیا۔ ہندو راجوں کو شکست ہوئی۔ اور گورو صاحب کی فتح ہوئی۔ اس لڑائی میں سید بدھو شاہ صاحب کا بیٹا مارا گیا۔ گورو صاحب نے ایک شانہ و نیم دستار اور ایک حکم نامہ (سند) حضرت پیر سید بدھو شاہ کو جو اب تک اس کے خاندان میں بطور یادگار موجود چلی آتی ہے عطا کیا۔" (تواریخ گورو خالصہ اُردو ص۱۵۸)

۲۔ شہزادہ معظم شاہ نے انندپور پر دوبارہ چڑھائی کرنے کا قصد کیا۔ مگر منشی نند لال ملتانی کھتری نے جو گوروؤں کا معتقد تھا، شہزادہ سے گورو گوبند سنگھ صاحب کی بہت تعریف کی۔ اور گوروؤں کے خاندان کی عظمت اور کرامت کا سب حال بیان کرکے اس کو چڑھائی سے باز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر مسلمان ہماری اس گذارش کو قبول کریں، تو ہم قرآن مجید کے مندرجہ ذیل ارشاد کو جو فرض کفایہ کا حکم رکھتا ہے ان سب کی طرف سے سرانجام دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (اٰلِ عمران - ۱۱)

اے مسلمانو! چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو، جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائیں اور نیکی کا حکم دیں۔ اور برائی سے روکیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں:

اگر جماعت احمدیہ کافر ہے، تو ہمیں کوئی بتائے، کہ پھر مسلمانوں میں اور کونسا گروہ اس آیت کا مصداق ہے؟ ظاہر ہے، کہ اپنے اعمال و کردار کے لحاظ سے اور کوئی فرقہ بھی اس آیت کا مصداق نہیں ٹھہر سکتا۔ پس یا تو یہ ماننا پڑے گا، کہ اس وقت ساری امتِ اسلامیہ اس فرض کفایہ کو پورا نہیں کر رہی، اور اس وجہ سے وہ خدا کے ایک صریح حکم کی خلاف ورزی کی مرتکب ہے، اور یا تسلیم کرنا پڑے گا، کہ دعوت و ارشاد کا جو حکم اس آیت میں دیا گیا ہے، جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں کی طرف سے اس کی تعمیل کر رہی ہے اور یہ آخری صورت تبھی مانی جاسکتی ہے، جب تمام دیگر مسلمان جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کام میں تعاون کریں، ورنہ مخالفت کی صورت میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششیں تمام مسلمانوں کی طرف سے نہیں سمجھی جاسکتیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی بوکھلاہٹ

"ریویو" کے فروری کے پرچہ میں قارئین کرام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تازہ تصنیف "اسلام اور مسیحیت" پر ہمارا تبصرہ پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے یہ تبصرہ پوری ذمہ داری کے احساس کے ساتھ لکھا تھا۔ ایک دیانتدار تبصرہ نگار کا جہاں یہ فرض ہے، کہ وہ زیر تبصرہ کتاب کی خوبیوں کا اظہار کرے، وہاں اس پر یہ بھی لازم ہے، کہ وہ اس کی خامیوں سے بھی اغماض نہ برتے۔ مگر آجکل بالعموم یہ فیشن سا ہوگیا ہے، کہ کتابوں پر تبصرہ کرتے ہوئے تبصرہ نگار مصنف کی تعریف ہی کرتے ہیں، اور اس کی خامیوں کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی ایک قسم کی مداہنت ہے جو تہذیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھا۔ چنانچہ اسی وقت سے گورو صاحب اور شہزادہ کی خط وکتابت، اور رابطہ، اتحاد بھی شروع ہوگیا۔" (تواریخ گورو خالصہ صہ ۱۴۱)

۳۔ سوساکھی میں مرقوم ہے:۔

"بڑا یدھ (جنگ) ہوا چمکور میں۔ تب ایک مغل علیحدہ ہوکر پانچہزاری سیدا بیگ گورو کا حمائتی اُٹھ کھڑا ہوا۔ بہت لڑا اور فتح کرا کر گورو کے حضور گیا۔" (سوساکھی صہ ۸۷ ساکھی نمبر ۲)

۴۔ نیز سوساکھی میں لکھا ہے:۔ "میموں خان پٹھاں چاکر گورو سو آدمی کا جمعدار بولیا پاتشاہ نمک کھائے کی آج دیکھو بہادری تاں گوروجی کمان بخشی۔" (ساکھی نمبر ۲۷ صہ ۱۰۸)

یعنی میموں خان پٹھان نے بوقت جنگ گورو صاحب کی خدمت میں عرض کی، کہ اب میں آپ کے نمک کا حق ادا کرونگا۔ اور بہادری دکھلاؤنگا۔

مصنّف تواریخ گورو خالصہ نے اس کی بہادری کا یوں ذکر کیا ہے:۔

"پھر سید بیگ، ماموں خاں از قوم افغان جو گورو گوبند سنگھ صاحب کے ملازم تھے، تلوار کھینچکر بادشاہی فوج میں گھس پڑے۔ میاں ہری چند جبو والیہ ماموں خان کے مقابلہ میں آیا۔ ایک ہی ہاتھ میں پار بولا۔ پھر سید بیگ دینا بیگ کے ہاتھ سے ماراگیا۔ مگر ماموں خاں نے دینا بیگ کو قتل کر دیا۔" (تواریخ گورو خالصہ صہ ۱۷۲)

۵۔ گورو گوبند سنگھ صاحب چمکور سے روانہ ہوکر ما چھیواڑے پہونچے۔ آپ نے اپنے عقیدتمند سیوک سکھ بھائی گلابے مسند کے گھر قیام کیا۔ گلابے نے آپ کی بہت خدمت کی۔ ساتھ ہی حکومت کے ڈر سے گورو صاحب سے کہنے لگا، کہ حضور! آپ اب یہاں سے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ بھائی سنتوکھ سنگھ اپنی کتاب سورج پرکاش رُت ۶ آنسو ۴۲ صفحہ ۵۹۳۳ میں لکھتے ہیں:۔

شری ست گور نمر سمرتھ سب بدھ میں غریب اب ماریو جائے
کہیں تُرک لے قید کریں سکے سب کٹنبھ جُت دین سجائے
ترست یہ دے یکھ ست گور بولے آہو گلا یہ تہہ بھر مائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہہ گور ڈھاڈے تہہ سکھ ڈاہڈے مگن نہ پادے تتی واے۔

یعنی گلابہ سکھ نے کہا۔ اے گورو مہاراج آپ ہرطرح سے طاقت رکھنے والے ہیں۔ مَیں غریب اب مارا جاؤنگا۔ ترک (مسلمان) مجھکو قید کرکے میرے خاندان کو سزا دینگے۔ ست گورنے اس کی طرف دیکھکر کہا، کہ تم فکر مت کرو۔ جن کے گورو طاقتور ہیں، اُنکے سکھ بھی طاقتور ہیں۔ تم کو گرم ہوا تک نہ لگے گی۔

تب نبی خاں وغنی خاں دو پٹھانوں نے گورو صاحب کو حاجیوں کا لباس پہنایا اور آپکو پلنگ پر بٹھا کر اسے اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔

چڑھ بیٹھے گور تِس پرینک پر سر پہ چاروں لین اُٹھائے۔

نبی غنی خاں آگل پادے دونوں سر پر چکے اگواے

یعنی گورو صاحب پلنگ پر بیٹھ گئے۔ اور چاروں نے اسے سر پر اٹھالیا۔ نبی خاں وغنی خاں نے پلنگ کے اگلے پائے اٹھائے۔ دھرم سنگھ اور مان سنگھ نے پچھلے پائے اُٹھائے۔ بھائی دیا سنگھ مور کے پروں کا چنور ہلانے لگا، جو کوئی راستہ میں پوچھتا، کہ اس پلنگ پر کون صاحب براجمان ہیں، کس طرف سے آئے ہیں، اور کس طرف تشریف لے جائیں گے؟ تو

نبی غنی خاں اُتر دیں تنہہ اُچ نگر کے سید ذات

حاجی آہیں حج کر آئے من کی موج ست بچرات

نبی خاں وغنی خاں جواب دیتے، کہ اُچ شریف کے سید صاحب ہیں، جو مکہ شریف سے حج کرکے آئے ہیں۔ اور اپنے دل کی خوشی سے دورہ کر رہے ہیں

جب اسی حالت میں وہ کئی کوس نکل گئے، تو جو فوج آپ کی تلاش میں تھی، اس نے ایک جگہ آپ کو روک لیا۔ ان کے سوال کے جواب میں نبی خاں اور غنی خاں نے جواب دیا، کہ آپ سید اور اُچ شریف کے پیر ہیں۔ حج کرکے آئے ہیں۔ اس پر فوجی حکام نے مشورہ کیا، اور یہ خیال کرکے کہ ایسا نہ ہو کہ گورو گوبند سنگھ صاحب بھیس بدلکر نکل جائیں، کہا کہ اب ٹھہریں۔ صبح جہاں جانا ہو چلے جانا۔ اور گورو صاحب کیلئے خیمے لگا دیئے ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیتنک دیر میں پُن نر آئیو تم سو کہ بھیجیو امرائے

کہے شاہدی آن جو کوئی نِشچے سیّد دیو بتائے

تو تم جان پائیگو آگے جے کو نہیں بتاوے آئے

تو اٹکے ہی ایہہ ٹھاں رہ ہو اس کارن کچھ کرو اپائے

یعنی بہت دیر کے بعد ایک آدمی حاکم اعلیٰ کا پیغام لیکر آیا، کہ اگر کوئی گواہ پیش کردو جو آپ کے سید ہونے کی گواہی دے، تو تم آگے جاسکو گے ورنہ یہیں ٹھہرنا ہوگا۔

سری گورو ششن مکھ نے فرمایو سیّد بسے نورپور تھائیں

اب ماچھو واڑے ہے دَل میں تِس کو بوجھو لیہو بولائے

یعنی گورو صاحب نے فرمایا کہ موضع نورپور میں ایک سیّد رہتا ہے اس کو بُلاکر دریافت کرلو۔

تب نورپور کے سیّد کو بلایا گیا۔ اس نے کہا، یہ تو بہت بزرگ پیر ہے، جو مہربان ہوجائیں تو سب کو نہال کردیں، اور ناراض ہوں تو غرق کردیں۔ تم خوش قسمت ہو جو انہوں نے درگذر سے کام لیا ہے۔ اب ان سے معافی مانگو اور ان کو رہا کردو۔ تب امراء نے پانچ صد روپیہ بطور نذر پیش کرکے گورو صاحب سے معافی چاہی اور روانہ کیا۔[1] (سورج پرکاش رُت ۶ آنسو ۴۷ صفحہ ۵۹۳۱)

۲۶۔ گورو صاحب ماچھیواڑہ سے آگے موضع کینچ میں پہونچے۔ وہاں ایک سکھ سے آپ نے گھوڑی طلب کی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

سری مکھ تے بھاکھیو تِس بیرے ؛ آہے تُرنگن جو گھر تیرے

سو اب آن دئیو ہم تائیں ؛ چڑھ تِس پر گمنے اگوائیں

(سورج پرکاش رُت ۶ آنسو ۴۸ صفحہ ۵۹۳۲)

یعنے اے بھتا تیرے گھر میں جو گھوڑی ہے وہ ہمیں آگے سفر کرنے کے لئے دیدو، لیکن بھائی بھتا جی نے دینے سے انکار کردیا۔ تب مسلمان رائے کلہ نے ایک قیمتی گھوڑی اور تلوار گورو صاحب کی نذر کی۔

[1] اسجگہ مسلمانوں نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ گورو صاحب نے بخوشی کھایا۔ (گوردھام دیدار صفحہ ۳۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مسمی جھنڈا مستری نے ہتھیار نذر کئے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"گورو صاحب موضع کینچ سے ہوتے ہوئے موضع گھنگرالی تشریف لے گئے۔ اور وہاں مستری جھنڈا سے جس کی نگرانی میں صدہا آہنگر وغیرہ بادشاہی ہتھیار بناتے تھے، چند ہتھیار طلب کئے۔ اس نے ایک کمان ۲۲ تیر دو قبضہ تلوار اور دو طمنچے آپکو نذر کئے۔ پھر وہاں سے مہنت کرپال داس کے پاس پہنچے۔ لیکن اس نے آپ کو اپنے پاس ٹھہرنے تک نہ دیا۔ وہاں سے جٹ پور پہونچے، تو رائے کوٹ کے رئیس رائے کلہ نے آپکی بہت خاطر داری کی۔ اور اپنے ہاں ٹھہرایا۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ اس نے ایک راس گھوڑا و یک قبضہ تلوار بھی پیشکش کیا تھا۔" (تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۲۸۰)

ناظرین! غور فرمائیں۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ گورو صاحب کو اپنے پاس ٹھہرانا اپنے لئے خطرہ مول لینا تھا، جبکہ گلابہ سکھ اور مہنت کرپال داس تک آپکو اپنے ہاں ٹھہرانے سے انکار کر دیتے ہیں مسلمان نبی خاں وغنی خاں آپکے کام آتے ہیں۔ اور مسلمان رئیس رائے کلہ آپکو اپنے ہاں جگہ دیتے اور خاطر تواضع سے پیش آتے ہیں۔ پھر مستری جھنڈا آپکو ہتھیار دیکر کس محبت اور رواداری کا ثبوت دیتے ہیں۔

۷۔ نابھہ کے پاس گورو گوبند سنگھ صاحب کا ایک گوردوارہ ہے جہاں پر جب گورو صاحب آئے، تو ایک مسلمان فقیر جو وہاں رہتا تھا، نے کہا کہ یہ ہندو پیر ہے اس کی خدمت کرو۔ تب پاس کے گاؤں دیال پور سوڈھیاں کے لوگوں نے آپ کی بہت سیوا کی۔" (گوردھام دیدار صفحہ ۴۵)

گورو گوبند سنگھ صاحب کا خط حضرت عالمگیر اورنگ زیب کے نام

سری گورو رام داس صاحب فرماتے ہیں:۔

جس حب نا وڈا کرے سوئی وڈھ جانی
جے کو اس دی ریس کرے سو موڑا جانی
(گرنتھ صاحب محلہ ۴ صفحہ ۲۸۱)

یعنی جس کو خدا تعالےٰ بڑا بنائے اس کو بڑا ہی جاننا اس کی عزت کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی اس سے حسد کرے تو بہت بیوقوف ہوگا۔ چنانچہ اسی بناء پر گورو گوبند سنگھ صاحب نے حضرت عالمگیر اورنگ زیبؒ کی خدمت میں موضع کانگڑ سے ایک قصیدہ بزبان فارسی لکھکر بصورت خط بھائی دیا سنگھ صاحب کے ہاتھ روانہ کیا۔ یہ خط سکھوں میں ظفر نامہ کے نام سے مشہور ہے۔ گو گورمکھی رسم الخط اور فارسی سے ناواقف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگوں نے اس میں کچھ ردّ و بدل کر دیا ہے۔ لیکن پھر بھی اصلیت ضرور اس میں موجود ہے۔ اور یہ خط دسم گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

خوشش شاہ شاہانِ اورنگ زیب — کہ چالاک دست است و چابک رکیب
کہ ترتیب دانش بتدبیر تیغ — خداوند دیگ و خداوند تیغ
چہ حسن الجمال است روشن ضمیر — خداوندِ ملک است صاحب امیر
کہ بخشش کبیر است در جنگ کوہ — ملائک صفت چوں ثریا شکوہ
شہنشاہِ اورنگ زیب عالمیں — کہ دارائے دور است آرائے دیں

ترجمہ:۔ شہنشاہ اورنگ زیب آپ کیا اچھے بادشاہ ہیں۔ ہاتھ کے کیسے چست اور کیسے اچھے شہسوار ہیں۔ ترتیب میں دانا اور جنگ میں مدبّر ہیں۔ روٹی اور تلوار کے دھنی ہیں۔ ظاہری صورت اور باطنی سیرت سے بہرہ ور ہیں۔ ملک کے مالک اور آقا و امیر ہیں۔ روشن ضمیر اور صاحبِ حسن و جمال ہیں۔ اور ملک و مال کے بخشنے والے ہیں۔ آپ کی بخشش بڑی ہے۔ اور جنگ میں آپ چٹان کی طرح ہیں۔ فرشتہ صفت اور آسمانی مرتبہ رکھتے ہیں۔ شہنشاہ اورنگ زیب جہانوں کی زینت ہیں۔ زمانہ کے فرمانروا اور دین کی آرائش ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:۔

شہنشاہ را بندہ چاکریم — اگر حکم آید بجاں حاضریم
اگرچہ بیاید بفرمانِ من — حضورت بیارم ہمہ جان و تن

([illegible] ۱۷۱)

ترجمہ:۔ اے شہنشاہ ہم آپ کے چاکر بندے ہیں۔ اگر حکم ہو تو جان سے حاضر ہیں۔ اگر مجھے فرمانِ شاہی آئے تو میں حضور کی خدمت میں جان و تن لیکر حاضر ہونگا۔

اس خط کو پڑھکر حضرت عالمگیر اورنگ زیبؒ نے جواب لکھنے کا ارشاد فرمایا۔ کوی سینا پت جو گورو گوبند سنگھ صاحب کا درباری شاعر تھا۔ لکھتا ہے:۔

گرج برد ار فرمان بھیجا تیھے سنگھ گوبند کے پاس جاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جور کر بینتی جائے ایسے کہو رہیو تہہ ٹھور جہاں جیو آوے

گورج بردار فرمان لے دیا سنگھ کے سنگ بدیا کئے تاہیں سمیں بادشاہ اورنگ

یعنی گرز بردار نے بادشاہ کے حکم سے فرمان لکھکر روانہ کیا۔ اور عرض کی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں۔ آئندہ کوئی حملہ آپ پر نہ کیا جائے گا۔

مصنّف تواریخ گورو خالصہ لکھتا ہے، کہ اورنگ زیب کا جوابی مراسلہ آیا جس میں اس نے بشرط موقع نیاز حاصل کرنیکا وعدہ کیا۔ بلکہ درخواست کی، کہ اگر گورو صاحب خود تکلیف فرما کر ان کو قدم بوسی حاصل کرنے کا موقع دیں۔ تو نہایت بہتر ہوگا۔ اور لکھا کہ مَیں نے کل حاکمانِ پنجاب کے نام فرمان جاری کر دیئے ہیں۔ اور امید ہے، کہ آئندہ آپ سے کوئی مقابلہ نہیں کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۷)

اور سورج پرکاش صفحہ ۱۲۴/۶ میں لکھا ہے کہ:۔

اورنگ زیب نے کہا۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب میرے برادر یعنی بھائی ہیں . . . .

. . . .

ناظرین! یہ وہ واقعات ہیں جو سکھوں اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد و محبت بڑھانیکا موجب ہو سکتے ہیں مگر یہ کس قدر افسوسناک بات ہے، کہ ان چیزوں کو چھوڑ کر اکثر ان امُور کا ذکر مذہبی کتابوں میں اور پلیٹ فارموں پر ہوتا ہے۔ جن سے دونوں قوموں میں تلخی بڑھے اور عداوت کے جذبات پرورش پائیں۔

اگر ملکی مصالح کی بناء پر حضرت عالمگیر اورنگ زیبؒ نے کبھی کسی پر کوئی سختی بھی کی، تو مذکورہ بالا حالات سے ظاہر ہے کہ آخر میں غلط فہمیاں دور ہو جانیکے باعث تعلقات خوشگوار ہو گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے حضرت اورنگ زیبؒ کی تعریف کی۔ اور حضرت اورنگ زیبؒ نے گورو صاحب کو اپنا بھائی کہا۔ پس یہ کتنے رنج کی بات ہے کہ ان دونوں بزرگوں کی زندگی کے ان خوشگوار واقعات کو نظر انداز کر دیا جائے اور صرف انہیں حالات کا ذکر کیا جائے جو ممکن ہے عارضی طور پر کسی غلط فہمی یا وقتی مصلحت کی وجہ سے اختلاف کا باعث ہوئے ہوں۔ (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست کتب مکتبہ احمدیہ قادیان

قرآن مجید

(۱) قرآن مجید مجلد بطرز یسرنا القرآن

۲- حمائل شریف مجلد " "

۳- مترجم قرآن مجید مجلد بطرز یسرنا القرآن

۴- مترجم حمائل شریف " "

۵- قاعدہ یسرنا القرآن مکمل ۵ر

حدیث

۶- اردو ترجمہ تجرید بخاری

۷- اردو ترجمہ مشکوٰۃ شریف

۸- انگریزی ترجمہ مشکوٰۃ شریف چار جلدوں میں جسمیں متن مع اعراب درج ہے

سیرت و تاریخ اسلام وغیرہ

۹- سیرۃ النبی چھ جلدوں میں مصنفہ مولانا شبلی قسم اول

۱۰ " " " قسم دوم

۱۱- رحمت عالم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طالب علموں کیلئے) مصنفہ مولانا سید سلیمان ندوی

۱۲- تاریخ الامت مصنفہ جناب اسلم جیراجپوری

۱۳- تاریخ اسلام مکمل مصنفہ اکبر شاہ خاں

۱۴- سیرۃ الصحابہ دس جلدوں میں۔ دار المصنفین

۱۵- تابعین۔ شاہ معین الدین ندوی

۱۶- تاریخ اسلام حصہ اول و دوم " "

۱۷- الفاروق۔ جناب مولانا شبلی

۱۸- اسوۂ صحابہ جناب عبد السلام ندوی

۱۹- سیرت النعمان۔ مولانا شبلی

۲۰- حیات امام مالک "

۲۱- الغزالی "

۲۲- المامون "

۲۳- سیرت عمر بن عبد العزیز "

۲۴- سوانح مولانا روم

۲۵- خلفائے راشدین۔ شاہ معین الدین ندوی

۲۶- سیرت خالد بن ولید

۲۷- تاریخ مکہ معظمہ

۲۸- تاریخ مدینہ منورہ

۲۹- سیرت سید احمد شہید

۳۰- سیرت الشافعی۔ مصنفہ مولوی نجم الدین

ان قیمتوں میں محصول ڈاک شامل نہیں ہے۔ کتابیں طلب کرتے ہوئے اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ ریلوے پارسل کے ذریعہ کتابیں منگانے پر محصول کم خرچ ہوتا ہے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء و فقراء

۳۱۔ فقرائے اسلام۔ عبد السلام ندوی ۔۔۔ عہ/۸ر

۳۲۔ غلامانِ اسلام۔ سعید احمد ۔۔۔ للعہ/۸ر

مشاہیر عالم

۳۳۔ انور پاشا۔ ملیح آبادی ۔۔۔ سے/۸ر

۳۴۔ اتاترک۔ محمد مرزا ۔۔۔ عاؔر

۳۵۔ ہٹلر اعظم ۔۔۔ عا/۸ر

۳۶۔ مسولینی کی خود نوشت سرگذشت ۔۔۔ عہ/۸ر

۳۷۔ روز ویلٹ۔ تیرتھ رام ۔۔۔ ۱۲ر

۳۸۔ چیمبرلین ” ۔۔۔ ۱۲ر

۳۹۔ اسٹالن ” ۔۔۔ ۱۲ر

۴۰۔ سوانح حیات سلطان ابن سعود ۔۔۔ عاؔر

۴۱۔ ولی اللہ (شاہ ولی اللہؒ کی سوانح ۔۔۔ ۸ر

۴۲۔ حیاتِ سعدی۔ مولانا شبلی ۔۔۔ ۶ر

۴۳۔ ذکر غالب۔ ۔۔۔ ۸ر

۴۴۔ آپ بیتی۔ خواجہ حسن نظامی ۔۔۔ عہ/۴ر

۴۵۔ بزم اکبر (اکبر الہ آبادی کی سوانح) ۔۔۔ عہ/۴ر

۴۶۔ آثار جمال الدین افغانی از قاضی عبد الغفار ۔۔۔ سے/ر

۴۷۔ تاریخ مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ سیتا رام کوہلی ۔۔۔ سے/۸ر

سیاست و تاریخِ عالم

۴۸۔ تاریخ مسلم لیگ۔ اختر حسین ۔۔۔ عا/۸ر

۴۹۔ ہندوستان کا آئندہ دستور اساسی
محمد علی جناح ۔۔۔ ۸ر

۵۰۔ پاکستان اور ہندوستان۔ عبد القدوس۔ ۔۔۔ عاؔر

۵۱۔ ممالک اسلامیہ کی سیاست۔ عشرت حسین ۔۔۔ عہ/۸ر

۵۲۔ دنیا کی کہانی۔ پروفیسر محمد مجیب۔ ۔۔۔ عہ/۸ر

۵۳۔ ریاست۔ افلاطون ۔۔۔ للعہ/ر

۵۴۔ مبادیٔ سیاسیات۔ محمد ہارون معتمد جامعہ ملیہ دہلی۔ ۔۔۔ صہ/۵ر

۵۵۔ سوشلزم کی بنیادی حقیقت۔ شمسی ایم۔ اے ۔۔۔ سے/ر

۵۶۔ تمدنِ عرب۔ سید علی ۔۔۔ ۲۵ر

۵۷۔ دربار اکبری۔ محمد حسین ۔۔۔ صہ/۵ر

۵۸۔ میری کہانی۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۔۔۔ للعہ/ر

۵۹۔ مضامینِ محمد علی۔ ۔۔۔ عا/۸ر

۶۰۔ تلاش حق (مہاتما گاندھی کی سوانح حیات) ۔۔۔ سے/ر

۶۱۔ آزادی (جان اسٹورٹ مل کی کتاب
”لبرٹی“ کا صحیح اور با محاورہ ترجمہ) ۔۔۔ عہ/۸ر

۶۲۔ سوویٹ روس کا نظام کار ۔۔۔ عہ/۱۲ر

۶۳۔ تاریخ کانگرس۔ ڈاکٹر پٹہ بھائی
سیتا رامیہ ۔۔۔ عا/۸ر

۶۴۔ میری جدو جہد اردو۔ ہٹلر ۔۔۔ عا/۸ر

۶۵۔ آزادیٔ ہند۔ چودھری افضل حق ۔۔۔ سے/ر

۶۶۔ تاریخ فلسفۂ اسلام۔ ڈاکٹر عابد حسین ۔۔۔ عاؔر

مولانا محمد علی کی خود نوشت سوانح عمری (انگریزی میں) قیمت پانچ روپے چار آنے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۷۔ معاہدہ عمرانی۔ از ژاں ژاک روسو مترجمہ محمود حسین خاں بی۔اے عار

۶۸۔ مبادی معاشیات۔ ایڈون کینن۔ مترجمہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں ایم۔اے ۱۲ر

۶۹۔ سیاسیات کی پہلی کتاب۔ پروفیسر محمد عاقل ایم۔اے۔ ۴ر

۷۰۔ ہندوستان کا دیہی قرض " " ۲ر

۷۱۔ دیہی صنعتیں۔ جے۔سی کماراپا ۳ر

۷۲۔ ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ۔ زین العابدین۔ مترجمہ مولوی شفیق الرحمن قدوائی۔ بی۔اے ۴ر

۷۳۔ شہری آزادی ۴ر

۷۴۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت ڈاکٹر زین العابدین ۸ر

۷۵۔ کسان۔ چوہدری مختار سنگھ سابق ایم۔ایل۔اے۔ایم۔ایل۔سی۔ مترجمہ مولوی محمود علی خان ۸ر

۷۶۔ مالیات عامہ۔ جے۔سی کماراپا۔ مترجمہ مولوی قاضی محمد حسین عہر

۷۷۔ مسئلہ آبادی۔ پروفیسر محمد عاقل ایم۔اے۔ ۴ر

۷۸۔ نہرو رپورٹ۔ ۸ر

۷۹۔ وفاق ہند عہر

تاریخ۔ تنقید۔ ادب۔ تذکرے

۸۰۔ آب حیات۔ محمد حسین آزاد ۳ر

۸۱۔ تاریخ ادب اردو از سکسینہ ۹ر

۸۲۔ غالب۔ غلام رسول مہر ۳ر

۸۳۔ نقوش سلیمانی سید سلیمان ندوی ۳ر

۸۴۔ مقالات حالی کامل ۵ر

۸۵۔ اندرون ہند۔ خالدہ ادیب خانم ۳ر

مکاتیب

۸۶۔ مکاتیب غالب۔ امتیاز علی للعہ

۸۷۔ اردوئے معلّٰی۔ غالب عار

۸۸۔ عود ہندی " ۱۲ر

۸۹۔ خطوط سرسید ۳ر

۹۰۔ مکاتیب شبلی جلد اول عار

۹۱۔ " " جلد دوم عہر

لغت

۹۲۔ فیروز اللغات اردو کلاں ۸ر

۹۳۔ ڈکشنری انگریزی سے اُردو۔ انجمن ترقی اُردو ۱۶ر چھوٹا سائز ۵ر

نظم

۹۴۔ شعلہ و شبنم۔ جوش ملیح آبادی ۳ر

۹۵۔ جنون و حکمت " ۳ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین رضؓ

(بیادگار)

حضرت حکیم الامت طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نورالدین رضؓ خلیفۃ المسیح الاولؓ

(زیرنگرانی)

ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

آپ اپنی تمام طبی ضرورتوں کے لئے "دواخانہ نورالدینؓ" کو لکھیئے کیونکہ اوّل یہی وہ دواخانہ ہے جس کے پاس حضرت حکیم الامت کی تمام عمر کے مجربات کا نچوڑ جس کو آخری عمر میں حضور نے ایک قلمی بیاض میں جمع کردیا تھا۔ بعینہٖ محفوظ ہے۔ دوئم دواؤں کی تیاری میں نہایت درجہ احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اور چُن چُن کر صحیح، خالص اور مؤثر اجزاء خریدے اور فراہم کئے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام جڑی بوٹیاں جو عام طور پر بازاروں میں نہیں ملتیں۔ یا جن کی بجائے عطّار اور پنساری غلط چیزیں فروخت کردیتے ہیں۔ خاص طور پر صحیح جگہوں اور صحیح وقتوں میں کوشش کرکے مہیا کی جاتی ہیں۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے جاتے۔

اس دواخانہ کے چند خاص الخاص مجرّبات کی فہرست آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہرین

ابناء حکیم الامت طبیب شاہی حضرت سیدنا نورالدین رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی پیداوار ہے، اس لئے ہم نے کبھی اس طریق کو روا نہیں رکھا۔ بلکہ جب کسی کتاب پر ریویو لکھتے ہیں، تو خواہ یہ کتاب کسی موافق کی ہو یا مخالف کی، اس پر صحیح صحیح رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کے محامد و نقائص جو ہماری سمجھ میں آئیں سب بیان کر دیتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے بھی ہم نے اس کے ان دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی۔ مگر مولوی صاحب چونکہ اپنی کتاب کی ہر طرف سے تعریف ہی سنتے چلے آرہے تھے، جو آجکل کے رسمی تبصرہ نگاروں کا شیوہ بن چکا ہے، اس لئے ہمارا تبصرہ ایک سریلے نغمہ میں کرخت آواز ثابت ہوا، جسے سُنکر مولوی صاحب یکدم چونکے اور پھر بلبلا اُٹھے۔

ایک حوصلہ مند مصنف اپنی تصنیف پر ہر قسم کا تبصرہ سننے کے لئے تیار ہوتا ہے، اور موافق و مخالف رائے کو خندہ پیشانی سے قبول کرتا ہے۔ مئی ۱۹۴۰ء کے "ریویو" میں ہم نے ڈاکٹر بھگوانداس صاحب ایم۔اے۔ ڈی لٹ بنارس کی کتاب "The Essential unity of all Religions" پر تبصرہ شائع کیا تھا۔ اس تبصرہ میں بھی ڈاکٹر صاحب کی کتاب کی خوبیوں اور نقائص پر مفصل روشنی ڈالی گئی تھی، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ خوبیوں کی نسبت نقائص زیادہ بیان کئے گئے تھے تو بیجا نہ ہوگا۔ لیکن مولوی صاحب یہ سُنکر حیران ہونگے، کہ جب ہم نے یہ پرچہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے مولوی صاحب کی طرح ناراض اور برافروختہ ہونے کے بجائے ہمیں ایک شکریہ کا خط لکھا، اور جن غلطیوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی، کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں انکی اصلاح کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ تو شریف اور سنجیدہ مصنفین کا طریق ہے، مگر اس کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیکھیئے، کہ وہ مخالف رائے کو بالکل برداشت نہیں کر سکے۔ اور اس موقعہ پر انہوں نے جس چھچھورے پن کا اظہار کیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ باوجود اتنی لمبی عمر گذار دینے کے ان میں سنجیدگی اور متانت نام کو بھی نہیں ہے۔

ہم نے مولوی صاحب کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی جن خامیوں کا ذکر کیا تھا، ان کیطرف آپ نے بالکل توجہ نہیں دی، اور ناظرین کو صرف یہ کہکر انتظار میں رکھا ہے، کہ "نکتہ چینیوں کا جواب رسالہ مذکور کی طبع ثانی میں دیا جائے گا۔" حالانکہ جب انہوں نے ہمارے تبصرہ کا ذکر اپنے اخبار میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صندلین

انیمیا یا کمیٔ خون کا بہترین علاج:۔ خون تمام اعضاء بدن کو غذا اور رُوح پہونچاتا اور زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ تمام اعضاء جسم خون سے ہی زندہ ہیں۔ خون بدن کے ہر ایک حصّہ کی غذا کے لئے مناسب مواد مہیّا کرتا ہے اور پستانوں میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے، جو دودھ بننے کے لائق ہوں اور خصیوں میں ایسی چیزیں پہونچاتا ہے جس سے مادۂ حیات بنتا ہے۔ اور صندلین میں وہ تمام اجزاء بہت بڑی مقدار میں موجود ہیں، جن پر خون کے پیدا ہونے کا انحصار ہے۔

کمیٔ خون کثرتِ حیض اور بواسیر سے ہو یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے ان تمام حالات میں صرف صندلین کا استعمال ہی آپ کے لئے مفید ہے۔ صندلین خون کو صاف کرنے اور چہرہ کے رنگ کو نکھارنے کیلئے بھی اکسیر ہے۔ اور حیض کی خرابیوں میں بھی اس کے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔

قیمت یک صد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ ؛ پچاس قرص ایک روپیہ

اکسیر معدہ

یہ بے ضرر مرکب معدہ کی خاص دوا ہے اس کے استعمال سے معدہ کے نازک نظام پر بڑا تسکین بخش اثر پڑتا ہے۔ بدہضمی، نفخ، کھٹے ڈکار، سینے کی جلن، پیٹ کی درد، بادگولہ، جی کا متلانا، بھوک کم لگنا، خرابی جگر۔ ان تمام بیماریوں کے لئے اکسیر معدہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ بیماری کے بعد یا کمزوری۔ کثرتِ کار یا ثقیل غذاؤں کے زیادہ استعمال سے جب معدہ کمزور ہو گیا ہو تب ان خوش ذائقہ ٹکیوں کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اور ہاضمہ کی قوت تیز ہو کر آپ کو اپنی غذا سے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور بواسیر میں بھی مفید پائی گئی ہے۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۱) پچاس قرص ایک روپیہ (عہ/)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرصِ خاص

جریان کے مرض کی اہمیّت کسی توضیح کی محتاج نہیں اکثر مریض آخر اسے لاعلاج سمجھکر اپنی زندگی سے مایوس ہوجاتے ہیں۔ جو اصحاب اس مرض کا شکار ہوں۔ یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں مبتلا ہوں۔ تو انہیں ہمارے دواخانہ کی مجرّب دوا قرصِ خاص ایک مرتبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ دوا ہر قسم کے جریان میں لاجواب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے پُرانے سے پرانا جریان، رقّت، سُرعت، ذکاوتِ حِس اور کثرتِ احتلام کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

قیمت پچاس قرص دو روپیہ

اکسیرِ سیلان

سیلان الرحم یون یا لیکوریا کی شکایت آجکل ہندوستانی عورتوں میں بکثرت پھیل رہی ہے لیکن وہ بیچاری بوجہ شرم وحیا اس کا اظہار نہیں کرتیں۔ اور آخر اپنی قیمتی صحت، حقیقی حُسن اور نکھار کو برباد کرلیتی ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ اس کا خمیازہ معصوم اور بیگناہ اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرد اپنی دوسری ذمّہ داریوں کے علاوہ ایسے امور سے بھی غافل اور بے پرواہ نہ رہیں۔ اور جن عورتوں کی صحت سیلان الرحم کی وجہ سے برباد ہو رہی ہو۔ انہیں فوراً اس دواخانہ کی خاص مجرب دوا "اکسیر سیلان"

پھر اسی چشمۂ فیض دواخانہ نورالدین؄ قادیان سے منگوا کر استعمال کروائیں۔ یہ بے خطا دوا رحم کو قوت دیتی، سفید رطوبت کے آنے کو بند کرتی اور سیلان الرحم کی تکلیف سے بالکل نجات دے کر نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی بیس خوراک تین روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا

دنیائے طبؒ کا حیرت انگیز کارنامہ:۔ مرضِ اٹھرا میں رحم بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بچہ کو سنبھال نہیں سکتا، عموماً تیسرے، چوتھے مہینہ حمل گر جاتا ہے۔ اگر بچہ پورے دنوں میں پیدا ہو بھی جائے تو بڑی عمر نہیں پاتا اور اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتا ہے، سبز پیلے دست، قے، ہیچش، سوکھا، بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے، سُرخ دھبے وغیرہ "تریاق اٹھرا" اس مرض کی نہایت مجرب اور بےخطا دوا ہے۔ پس اگر خدانخواستہ آپ کے گھر والے اس مرض میں مبتلا ہیں تو آج ہی حضرت حکیم الامت سیدنا نورالدینؓ کی مجرّب دوا تریاق اٹھرا "دواخانہ نورالدینؓ" سے طلب کریں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت، توانا اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ چھ ماشہ منگوانے کی صورت میں فی تولہ ایک روپیہ:

رفیقِ نسواں

رفیق نسواں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے "دواخانہ نورالدینؓ" کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ایامِ حیض کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اگر حیض کی بے قاعدگی، بندش یا کمی ہے۔ یا حیض کا خون تکلیف سے رُک رُک کر آتا ہے۔ ناف کے نیچے اُبھار ہے۔ دبانے سے دُکھن محسوس ہوتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ یا ہاتھ پاؤں اور سر میں جلن ہے، کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آپ کو رفیق نسواں کا استعمال جلد سے جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ان تکالیف کو دُور کر کے آپ میں قوت و توانائی اور ازسرِ نو صحت تازہ پیدا کر دے گی:

قیمت یک صد قرص تین روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۳)

پچاس قرص دو روپیہ (عہ/۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عنبرین

اس قابلِ قدر معجون کا چند روزہ استعمال طبیعت میں انقلاب جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کرتا ہے۔ اس سے دل دماغ معدہ جگر اور گردوں کو قوت پہونچتی ہے۔ اور پٹھوں میں طاقت آتی ہے جسم کی پژمردگی، درماندگی، نقاہت، ناتوانی، اور کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ قوتِ مردمی بڑھتی ہے۔ اور آپ نوجوان بنکر زندگی کا لطف اُٹھا سکتے ہیں۔

آپ کو اپنی حفاظت اور بیماریوں کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنے کے لئے بھی اس دیرپا اور مستقل اثر رکھنے والے معجون کی ضرورت ہے۔

مشک۔ عنبر۔ زعفران اور قیمتی جواہرات اس کے خاص اجزا ہیں۔

قیمت پانچ تولہ ساڑھے چار روپیہ

معجون ملیّن اور نورسالٹ

قبض ایک عالمگیر بیماری ہے جس کی وجہ سے خراب زہریلے اور متعفّن مادے جسم میں جذب ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں معجونِ ملیّن کا استعمال قبض کا بہترین علاج ہے۔ یہ قطعی بے ضرر معجون دست نہیں لاتا۔ جس سے کمزوری پیدا ہو۔ بلکہ بغیر مروڑ اور بے چینی کے بندھی ہوئی اجابت کھل کر ہو جاتی ہے۔

قبض ہی کے لئے دواخانہ کی دوسری مجرب دوا نورسالٹ ہے۔ نورسالٹ صرف قبض ہی کا علاج نہیں بلکہ معدہ کی خرابی اور زائد رطوبت کو دور کرنے، پیٹ کے بڑھنے کو روکنے اور آنتوں کو مضبوط کرنے اور جوڑوں کے درد کے لئے بھی اس کا استعمال بہت مفید ہے۔

قیمت معجونِ ملیّن پانچ تولہ بارہ آنہ ÷ نورسالٹ دس تولہ کی شیشی جو چار ماہ کیلئے کافی ہے ڈیڑھ روپیہ ÷ پانچ تولہ چودہ آنہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرص جواہر

طاقت کی بے نظیر دوا:۔ یہ دوا اعصاب کو طاقت دیتی، دماغ کو تقویت پہونچاتی، دل کو مضبوط کرتی اور باہ کو حد درجہ بڑھاتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال ہر طرح کی کمزوری دُور کر کے نئی قوت اور توانائی پیدا کرتا اور جسم کی زائل شدہ طاقتوں کو بحال کرتا ہے۔ اس کا اثر مستقل اور دیرپا ہے مردانہ قوت کو بڑھانے میں اس کے نتائج بہت ہی شاندار ثابت ہوئے ہیں ؛

قیمت یکصد قرص چار روپیہ چودہ آنہ (۱۴/۴)

نورمنجن

اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہتی ہے مسوڑے پھولتے یا درد کرتے ہیں۔ مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔ دانت میلے رہتے ہیں۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ پانی پینے سے ٹیس سی لگتی ہے تو آپکو نورمنجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بے مثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف چمکدار اور خوشنما ہی نہیں بناتا، بلکہ مُنہ کی بدبُو دُور کر کے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کر دیتا ہے جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اور مسوڑھوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دے کر انہیں اس قابل بناتا ہے، کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں۔

نورمنجن کا ذائقہ خوشگوار ہے اور حجم کو بڑھانے کے لئے اس میں چاک وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی۔ اس کا روزانہ استعمال دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت ایک اونس کی شیشی تین آنہ (۳/)

نصف درجن ایک روپیہ

پائیوریا کے لئے ہماری مجرب دوا اکسیر پائیوریا استعمال کریں ؛

قیمت شیشی کلاں ایک روپیہ ؛ شیشی خورد دس آنہ (۱۰/)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُرمۂ مبارک

شہنشاہِ طبؒ کی بیاضِ خاص کا تحفہ

یہ سُرمہ ککروں کو زائل کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم آگیا ہو۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ آنکھوں میں خارش اور کھجلی ہو۔ تو ان حالتوں میں "سُرمہ مُبارک" کا استعمال بہت مفید ہے یہ سُرمہ آنکھوں کو ہلکا اور صاف کرتا ہے اس کا دائمی استعمال آنکھوں کو امراض و آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس سُرمہ کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ یہ حضرت حکیم الامت کے اپنے نادر قیمتی اور نہ گھِسنے والے کھرل میں ہفتوں کی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔

قیمت ایک تولہ اڑھائی روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ تین ماشہ بارہ آنہ صرف

مرہمِ نور

یہ عجیب و غریب مرہم ہر قسم کے گھاؤ، دُنبل۔ پھوڑے۔ پھنسیوں اور زخموں کو گلنے سڑنے سے بچا کر تمام زہریلے اور فاسد مادوں کو ان کی جڑوں سے کھینچ نکالتا ہے بگڑے ہوئے اور گندے سے گندے زخم اس کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں اس کا ایک ہی پھایا اپنے حیرت انگیز اثرات دکھا دیتا ہے۔ اس مرہم کو استعمال کرنے کے بعد یقیناً آپ کسی دوسری مرہم کی تلاش نہیں کرینگے۔ ایسی بہترین مرہم کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے ٭

قیمت بڑی ڈبیہ ایک روپیہ بارہ آنہ۔ چھوٹی ڈبیہ ایک روپیہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سخت امراض کی فہرست

کیا آپ خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں

مبتلاء ہیں؟

- آنکھوں کی بیماریاں
- بچوں کی بیماریاں
- امراض جگر و معدہ
- ذیابیطیس
- پیچش
- نزلہ
- بالوں کی بیماریاں
- کمزوری دماغ
- کمزوری اعضاء ہضم
- ضعف قلب
- ضعف ہاضمہ
- ضعف جگر
- اٹھرا
- اسقاط حمل
- سیلان الرحم
- خرابی ایام
- امراض خون
- ضعف باہ
- دق و سل
- کنٹھ مالا
- پائیوریا
- تلی
- گنٹھیا
- بخار زچہ کا
- جنون

اگر ایسا ہے

تو اپنے مرض کے متعلق مفصل حالات لکھکر بھیجئے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں:۔

دواخانہ نور الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا تھا، تو نکتہ چینیوں کا جواب دینے سے کونسا امر مانع تھا؟ اس سے قبل بھی تو آپ اس کتاب پر بعض نکتہ چینیوں کا جواب اخبار میں دے چکے ہیں، پھر ہماری نکتہ چینیوں کے جواب سے پہلوتہی کیوں؟

ہم نے مولوی صاحب کی کتاب پر جو نکتہ چینیاں کی ہیں، وہ کسی خارجی جذبہ سے متاثر ہو کر نہیں کیں، بلکہ چونکہ کتاب میں فی الحقیقت ہمارے نزدیک بعض خامیاں تھیں، اس لئے واجبًا ان کا ذکر کیا گیا۔ مگر مولوی صاحب نے کمال ہوشیاری سے اپنے ناظرین کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے، کہ گویا ہماری تمام نکتہ چینیوں کی بناء کسی خفگی پر ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس مخالفانہ نکتہ چینی کی بناء دراصل یہ ہوئی ہے، کہ رسالہ "اسلام اور مسیحیت" کے دیباچہ میں لکھا ہے، کہ مرزا صاحب نے کہا تھا، کہ میرے آنے کا بڑا مقصد مسیحیت کو فنا کرنا ہے، حالانکہ وہ فنا نہیں ہوئی۔ ایڈیٹر صاحب ریویو نے اپنے ذہن میں اس کو وجہ خفگی قرار دے کر نکتہ چینی کی ہے۔"

یہ درست ہے، کہ کتاب کے دیگر نقائص میں سے ایک نقص یہ بھی بیان کیا گیا تھا، کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے موقعہ اعتراض کیا ہے، مگر یہ بالکل غلط ہے، کہ ہم نے سب نکتہ چینیاں اس کو "وجہ خفگی قرار دے کر" کی ہیں۔ وہ نکتہ چینیاں حقیقی ہیں۔ اور ان کی بناء محض کتاب کی خامیاں ہیں۔ اگر مولوی صاحب ہماری تمام نکتہ چینیاں بیان کر دیتے، تو ناظرین خود اندازہ لگا لیتے، کہ یہ نکتہ چینیاں کسی خفگی کی بناء پر ہیں یا حقیقی ہیں۔ ہم نے لکھا تھا، کہ ایک عیسائی کی تحریروں کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب کا احمدیت پر حملہ کرنا بے محل ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے حسب عادت حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے واقفیت کی لمبی چوڑی تعلیاں ہانکنے کے بعد لکھا ہے، کہ "مرزا صاحب کی مایۂ ناز کتاب براہین احمدیہ کا پورا نام یہ ہے۔ البراہین الاحمدیہ علیٰ حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ۔ یہ نام کتاب کا موضوع بتا رہا ہے۔ کہ یہ کتاب محض قرآن مجید اور نبوت محمدیہ کے ثبوت میں لکھی گئی ہے۔ بایں ہمہ اس میں مولوی غلام علی صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب اور مولوی احمد اللہ وغیرہ علمائے اسلام کا ذکر تحت توہینی الفاظ میں کیا گیا ہے۔ دیکھو ص ۵۴۲"

مولوی ثناء اللہ صاحب کی دیدہ دلیری اور مناظرانہ چال قابل تعجب ہے۔ اصل بات یہ ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسلام کے زندہ مذہب ہونیکے ثبوت میں اپنے ایسے الہامات کو پیش کیا ہے"، کہ مَیں نے سُنا ہے، ان حضرات نے میرے الہامات پر اعتراض کیا ہے۔ اور پھر حضور نے ان کے اعتراض کا مفصّل جواب دیا ہے۔ اب کون عقلمند یہ کہہ سکتا ہے، کہ یہ ذکر بے موقعہ ہے؟ اور مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ حضور نے ان علماء کا ذکر "سخت توہینی الفاظ میں" کیا ہے، صریح غلط بیانی ہے۔ کیا مولوی صاحب ایک لفظ بھی توہین کا پیش کر سکتے ہیں؟ سخت توہین تو الگ رہی معمولی سخت لفظ بھی کوئی نہیں بولا گیا۔ بلکہ اس کے برعکس "مولوی صاحبان" اور "حضرات ممدوحین" کے الفاظ ان کے حق میں استعمال کئے گئے ہیں۔ ایک طرف مولوی ثناء اللہ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے واقفیت کا دعویٰ اور دوسری طرف ایسی غلط بیانی، یہ اس امر کا ثبوت ہے، کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف قلم اُٹھاتے ہوئے دیانت و امانت کی تمام قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

باقی رہا کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" کے ص۵۴۷ کا حوالہ جسے مولوی صاحب نے اسی ضمن میں دوسرے نمبر پر پیش کیا ہے۔ سو اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے، کہ مولوی صاحب نے اس حوالہ کو پیش کرنے میں بھی اسی قسم کی ناجائز کارروائی سے کام لیا ہے، جو آپ نے براہین احمدیہ کا حوالہ پیش کرنے میں کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز وہ الفاظ نہیں لکھے، جو مولوی صاحب نے حضور کی طرف منسوب کئے ہیں۔ اور پھر آپ نے جو ترجمہ کیا ہے، وہ بھی متن سے کوسوں دور ہے۔ علاوہ ازیں زیر بحث حوالہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ ایک خاص طبقہ کے متعلق ہے، جو عیسائیوں وغیرہ مخالفین اسلام کی ہم آہنگی کرتے ہوئے حضور کی اسلامی خدمات کی مخالفت کرتے تھے۔ اسلام کی سچائی کے ثبوت میں حضرت مسیح موعودؑ نے جب اپنی ذات کو پیش کیا، اور اسی سلسلہ میں اپنے سوانح حیات تحریر فرمائے، تو ان لوگوں کا ذکر بھی آگیا، جو آپ کی مخالفت کرتے تھے۔

لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک عیسائی کی تحریروں کا جواب دیتے ہوئے بلاتعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کیوں کیا؟ اس کی کوئی معقول وجہ ہمیں نظر نہیں آتی۔ اگر پادری برکت اللہ صاحب کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah
جواب دیتے ہوئے کسی ایسے مسئلہ پر بحث کے دوران میں یہ ذکر آتا جو ہمارے اور مولوی صاحب کے درمیان ما بہ النزاع ہوتا، تو یہ سمجھا جاتا، کہ یہ ذکر ضمناً آگیا ہے۔ اور مصنفین اکثر ایسا کرتے ہیں۔ مگر تعجب تو یہ ہے، کہ یہ ذکر مولوی صاحب نے اپنی کتاب کے ابتدائی دیباچہ میں ہی کر دیا ہے۔ اور اُسے سوائے نامعقولیت کے اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا ہے۔

مولوی صاحب اپنی اس حرکت کو جائز ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں:۔

"اس کتاب میں مرزا صاحب کا ذکر اس مناسبت سے کیا گیا ہے، کہ وہ خود لکھ چکے ہیں، کہ میرے آنے سے عیسائیت مٹ جائے گی۔ مگر عیسائی مناظر دندناتے پھرتے ہیں۔"

ہم اس اعتراض کا جواب اپنے تبصرہ کے دوران میں بھی دے چکے ہیں۔ اور اس سے قبل بھی بارہا اس فرسودہ اعتراض کا جواب ہمارے لٹریچر میں دیا جا چکا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کی عجیب عادت ہے، کہ وہ آج ایک اعتراض کرتے ہیں۔ ہماری طرف سے اس کا شافی و کافی جواب دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ اس موضوع پر بالکل چپ سادھ لیتے ہیں۔ اور خاموش ہو جاتے ہیں۔ پھر چند روز کے بعد کوئی اور اعتراض کر دیتے ہیں۔ جب اسکا بھی سخت جواب دیا جاتا ہے تو پھر اُسے چھوڑ کر آئندہ ہفتہ ایک اور اعتراض کر دیتے ہیں۔ اور جب اس کا جواب دیا جاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد پھر پہلا اعتراض دوہرا دیتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ چکر چلایا جاتا ہے۔ اگر وہ مذکورہ بالا اعتراض کو جو انہوں نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں بھی کیا ہے، درست سمجھتے، اور اس پر دیانتداری سے قائم ہیں، تو ہماری طرف سے اس کا جو جواب دیا جاتا ہے، اس پر وُہ کیوں خاموش ہیں؟ ہمارے تبصرہ میں بھی اس اعتراض کا مختصر جواب موجود ہے۔ اور اس سے پہلے "ریویو" ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں بھی اس کا جواب دیا گیا تھا، لیکن مولوی صاحب نے ان دونوں جوابوں کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ان پر کوئی جرح نہیں کی۔ اب چند روز کے بعد ہم دیکھیں گے، کہ وہ پھر یہی اعتراض اپنے اخبار میں شائع کر دیں گے۔ آخر ایک ہفتہ واری اخبار کے ایک مقرر اور مستقل عنوان "قادیانی مشن" کے ماتحت کچھ نہ کچھ تو لکھنا ہوا۔ اس لئے بار بار پرانی باتیں دہراتے رہتے ہیں۔ اور اب تو سالخوردہ بھی ہو گئے ہیں۔ اور ذہول کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم میں یہ خیال ہی نہیں رہتا، کہ ابھی چند دن قبل جو اعتراض کر کے جواب حاصل کر چکے ہیں، اُسے پھر دوہرانے سے کیا فائدہ؟

عیسائیت کے مقابلہ میں کتاب لکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کی جو مناسبت مولوی صاحب نے بیان کی ہے، اس سے آپ کے دماغی توازن کے فقدان کا پتہ چلتا ہے۔ اگر مناسبتیں اسی طرح نکالی جائیں، تو دُنیا میں کوئی چیز بھی غیر مناسب نہیں رہتی۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا، کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض نہ کریں۔ اعتراض کرنا ان کا حق ہے۔ ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ صرف یہ تھا، کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے مقصد کو پورا کیا یا نہیں"۔ اس مسئلہ کا تعلق ہم سے اور آپ سے ہے۔ آپ اس پر کئی مرتبہ بحث کر چکے ہیں، اور آئندہ بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک عیسائی کی کتابوں کا جواب دیتے ہوئے اس بحث کو چھیڑنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس نے اپنی کتابوں میں ایسا کوئی سوال اٹھایا تھا، جس کے جواب میں آپ نے اس کا ذکر کیا؟ یقیناً ہر انصاف پسند انسان اسے بالکل غیر متعلق بحث قرار دے گا۔ مگر مولوی صاحب اپنی ضد پر قائم ہیں، اور اس کی مناسبت ثابت کرنے کے لئے دور از کار تاویلیں کر رہے ہیں۔

آگے چلکر آپ نے ایک اور الزامی جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، کہ تم نے بھی تو میری کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے میری اَور کتابوں یعنی "الہامات مرزا" "عجائباتِ مرزا" اور "چیستانِ مرزا" وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے، کہ آپ ان کتابوں کے ذکر کی فضا پیدا کرنے کے خود ذمہ وار ہیں۔ جب آپ نے زیرِ تبصرہ کتاب کے شروع میں احمدیت کا مخالفانہ رنگ میں ذکر کیا، تو ہمارے لئے بھی یہ جائز ہوگیا، کہ آپ کی بعض لچر کتابوں کا ذکر کریں۔ خصوصاً اس لئے کہ ان کے ذکر کی یہ مناسبت موجود تھی، کہ آپ نے اپنی جملہ تصانیف میں سے دو ایسی کتابوں پر ناز کیا تھا، جو مخالفین اسلام کے جواب میں تھیں۔ اور اُنہیں آپ نے اپنی نجات کا یقینی ذریعہ قرار دیا تھا۔ اس پر اگر ہم نے یہ لکھدیا، کہ واقعہ میں یہی وہ راہ تھی، جس میں آپ کو اپنی قابلیت خرچ کرنی چاہیئے تھی، ورنہ اس کے سوا آپ نے جو رسالے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف لکھے ہیں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ مکمّل	تریاق القلوب
سُرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینۂ کمالاتِ اسلام	اربعین ہر چہار حصّہ
شہادة القرآن	نسیمِ دعوت
نور القرآن	تذکرة الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقة الوحی
مسیح ہندوستان میں	لجّۃُ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں:۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

تفسیر سروری

یعنی

جماعت احمدیہ کے مفسرِ قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو (اردو) میں چھپتی رہی ہے اور جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے۔ اسکی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہی مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل ۲ دو ہزار صفحے ہیں پہلے اسکی قیمت پندرہ روپے تھی مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اس کی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا۔ مجلد کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بابو عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر قادیان سے شائع کیا)